سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

(جمعتہ المبارک،24، سوموار27، منگل28، بدھ29۔فروری، جمعرات یکم، جمعتہ المبارک2، سوموار5۔مارچ2012)

(یوم الجمع یکم، یوم الاثنین4، یوم الثلاثہ5، یوم الاربعاء6، یوم الخمیس7، یوم الجمع8، یوم الاثنین11۔ربیع الثانی 1433ھ)

پندرھویں اسمبلی: پینتیسواں اجلاس

جلد35(حصہ اول): شمارہ جات : 1تا7

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پینتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک،24۔فروری2012

جلد 35:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	9
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	10
6۔	چیئر مینوں کا پینل	------------	11

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
7۔	معزز ایوان کا پچاس سال تک معزز ایوان سے وابستہ رہنے والے بزرگ سیاستدان سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ اور معزز اقلیتی ممبر جناب کامران مائیکل کی سیاسی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا ------------	12
	سوالات (محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)	
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	21
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	44
10۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	65
	قرارداد	
11۔	بگرام ائر بیس (افغانستان) پر نیٹو فوج کے ہاتھوں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کی شدید مذمت ------------	66
12۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	69
	قرارداد	
13۔	بلوچستان میں ہونے والی ناانصافی کا ازالہ کرنے کا مطالبہ ------------	70
14۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	74
	قرارداد	
15۔	امریکی کانگریس میں بلوچستان کے بارے میں پیش کی جانے والی قرارداد کی شدید مذمت ------------	75
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
16۔	مسودہ قانون اندرون شہر لاہور مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	78

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
17۔	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	78
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
18۔	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 05-2004، محکمہ جنگلات برائے سال 06-2005 اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 06-2005 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	79
19۔	حکومت پنجاب کے آڈٹ پیرا برائے سال 07-2006 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	80
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
20۔	مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	81
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
21۔	مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب مصدرہ 2011 اور مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی سرکاری ملازمین پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	82
	تحاریک استحقاق	
22۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	83
23۔	کورم کی نشاندہی -----------	83

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوموار،27۔فروری2012		
	جلد 35:شمارہ 2		
24۔	ایجنڈا	-----------	86
25۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	88
26۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	89
	تعزیت		
27۔	سابق ایم پی اے جناب حفیظ اللہ خان نوانی کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	90
	سوالات (محکمہ خوراک)		
28۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	-----------	90
29۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	122
	پوائنٹ آف آرڈر		
30۔	پنجاب حکومت کی ریٹائرڈ ملازمین پر بلا استحقاق نوازشات کی بھرمار	-----------	137
	تحاریک التوائے کار		
31۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	-----------	152
32۔	کورم کی نشاندہی	-----------	153
	منگل،28۔فروری2012		
	جلد 35:شمارہ 3		
33۔	ایجنڈا	-----------	155
34۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	157
35۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	158
	سوالات (محکمہ آبکاری ومحصولات)		
36۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	-----------	159

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
37۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	195
38۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	211
	پوائنٹ آف آرڈر	
39۔	پنجاب حکومت کی ریٹائرڈ ملازمین پر بلا استحقاق نوازشات کی بھرمار (---جاری)	218
	تحاریک استحقاق	
40۔	ایکسیئن پی ڈبلیو ڈی کی معزز ممبر سے غلط بیانی	221
	پوائنٹ آف آرڈر	
41۔	چولستان کی ہزاروں ایکڑ اراضی پر سابق ایم پی اے اور بااثر افراد کا ناجائز قبضہ	223
42۔	تھانہ شادمان کے قریب جیل روڈ لاہور پر ماں بیٹی کا قتل	225
43۔	صوبہ میں ڈینگی سے ہونے والی ہلاکتیں اور اس پر اٹھائے گئے حکومتی اقدامات کی روزانہ کی بنیاد پر رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ	226
	تحاریک التوائے کار	
44۔	پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر نگرانی تعمیر کی گئی دیگر لیبر کالونیوں کی طرح مندرج لیبر کالونیوں کو بھی مالکانہ حقوق دینے کا مطالبہ (---جاری)	228
45۔	کوٹ رادھا کشن تا رائیونڈ روڈ کی چوڑائی کم ہونے کی وجہ سے ٹریکٹر ٹرالیوں کے حادثات میں قیمتی جانوں کے زیاں میں روز بروز اضافہ (---جاری)	229
46۔	صوبہ میں چوری ہونے والی گاڑیوں کا ریکارڈ مرتب نہ ہونے کی وجہ سے چوری شدہ گاڑیوں کے کاروبار میں اضافہ (---جاری)	230
47۔	گڑھی شاہو لاہور کے سیوریج کا ٹھیکہ غیر رجسٹرڈ فرم کو دینے سے حکومتی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان (---جاری)	234

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
48۔	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2008 -----------	236
49۔	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2009 -----------	238
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
50۔	صوبہ میں قبرستانوں کی چار دیواری تعمیر کرنے کا مطالبہ -----------	240
51۔	ضلع خوشاب کے شہر نوشہرہ کو تحصیل کا درجہ دینے کا مطالبہ -----------	241
52۔	میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے وقت طلباء وطالبات سے پانچ سال لازمی سروس کا بیان حلفی لینے کا مطالبہ -----------	242
53۔	بنکوں کو تجارت، صنعت اور زراعت کے لئے پچاس فیصد قرضے دینے کا پابند کرنے کا مطالبہ -----------	243
54۔	ملک میں تیار ہونے والی ایلو پیتھکس ادویات کو جنرک ناموں سے متعارف کروانے کا مطالبہ -----------	253
55۔	کورم کی نشاندہی -----------	259
	بدھ، 29۔فروری2012	
	جلد 35: شمارہ 4	
56۔	ایجنڈا -----------	262
57۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	264
58۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	265
	سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود و ترقی خواتین)	
59۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	266
60۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	302

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
61۔	ایم ایس شیخ زید میڈیکل کالج وہسپتال رحیم یار خان کا معزز ممبر سے ناروا سلوک -----------	313
	تحاریک التوائے کار	
62۔	ڈاکٹروں کو دوسرے ممالک میں ملازمت کے لئے این او سی جاری کرنے سے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی کا سامنا -----------	315
63۔	پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیز کی جانب سے پلاٹوں کی رجسٹریشن میں جعلی اشٹام پیپرز کے استعمال سے حکومت کو ماہوار کروڑوں روپے کا نقصان -----------	316
64۔	لاہور میں فوڈ سٹریٹ کے قیام سے طبقاتی کشمکش میں اضافہ -----------	319
65۔	مری روڈ راولپنڈی کی انتہائی قیمتی سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹ-----------	321
66۔	صوبوں میں بجلی اور گیس کی تقسیم کے لئے بنائی گئی کمیٹی کے فیصلے سے پنجاب کو پریشانی کا سامنا -----------	322
67۔	پیدائش اور اموات کے اندراج میں محکمہ صحت کی بے جا مداخلت سے عوام کو پریشانی کا سامنا -----------	323
	سرکاری کارروائی	
	بجٹ	
68۔	بجٹ 13-2012 کے لئے ممبران سے بجٹ تجاویز لینے کی غرض سے پری بجٹ بحث (۔۔۔جاری) -----------	325
	جمعرات، یکم مارچ 2012	
	جلد 35: شمارہ 5	
69۔	ایجنڈا -----------	363
70۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	365
71۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	366

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	حلف		
72۔	نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف	------------	367
	اعلان		
73۔	سینیٹ کے انتخاب کے حوالے سے اعلان	------------	370
	سوالات (محکمہ آبپاشی)		
74۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	------------	371
75۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	399
	پوائنٹ آف آرڈر		
76۔	سابق وفاقی وزیر جناب شہباز بھٹی (مرحوم) کی جمہوریت کے لئے کی گئی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا جانا	------------	417
	توجہ دلاؤ نوٹس		
77۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	------------	422
78۔	کورم کی نشاندہی	------------	429
	تحاریک التوائے کار		
79۔	ٹریفک چالانز کی وصولی جرمانہ اور کاغذات کی واپسی کے طریق کار کو آسان بنانے کا مطالبہ	------------	431
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)		
80۔	مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مصدرہ2012	------------	432
81۔	مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب مصدرہ2012	------------	433
82۔	مسودہ قانون (ترمیم) کورٹ آف وارڈز پنجاب مصدرہ2012	------------	433

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)	
83۔	تحریک التوائے کار نمبر1774/11 میں جعلی پیروں کی مشکوک مجرمانہ سرگرمیوں سے متعلق اٹھایا جانے والا معاملہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	434
84۔	تحریک التوائے کار نمبر776/10 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر10 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	435
85۔	مسودہ قانون نصاب تعلیم، درسی کتب کی نگرانی و تعلیمی معیارات کی نگہداشت پنجاب مصدرہ2012اور نشان زدہ سوالات نمبر3435اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	436
86۔	تحاریک استحقاق بابت سال11-2010اور2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع------------	437
	بحث	
87۔	بجٹ13-2012 کے لئے ممبران سے تجاویز لینے کی غرض سے پری بجٹ بحث(---جاری) ------------	438
	جمعتہ المبارک،2۔مارچ2012	
	جلد 35:شمارہ 6	
88۔	ایجنڈا ------------	469
89۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	471
90۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	472
	اعلان	
91۔	سینیٹ کے الیکشن کے لئے اجلاس کی بقیہ کارروائی کا ملتوی کیا جانا ------------	473

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار،5۔مارچ2012	
	جلد 35:شمارہ 7	
92۔	ایجنڈا -----------	475
93۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	477
94۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	478
	تعزیت	
95۔	معزز خاتون ممبر محترمہ طیبہ ضمیر کے بیٹے کی وفات پر فاتحہ خوانی -----------	479
	سوالات(محکمہ صحت)	
96۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	479
97۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	521
	توجہ دلاؤ نوٹس	
98۔	لاہور، منصورہ بازار میں 15لاکھ روپے کی ڈکیتی اور دیگر تفصیلات -----------	544
	تحاریک استحقاق	
99۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	546
	تحاریک التوائے کار	
100۔	ملتان ڈویژن کے اکثر کالجوں میں پرنسپل کی اسامی خالی ہونے سے طلباء وطالبات کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری) -----------	549
101۔	پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ناقص سکیورٹی انتظام کی وجہ سے دو طلباء تنظیموں میں تصادم سے سینکڑوں طلباء زخمی(۔۔۔جاری) -----------	550
102۔	پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈوں میں آن لائن سسٹم کے تحت طلباء وطالبات سے کروڑوں روپے اکٹھے کرنے کے باوجود ڈیٹا رجسٹرڈ نہ ہونے کا انکشاف(۔۔۔جاری) -----------	551

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
103۔	انگلش میڈیم کلاس نہم کو پڑھائی جانے والی کیمسٹری کی کتاب میں غلطیوں کی بھرمار -----------	553
104۔	ڈاکٹروں کو دوسرے ممالک میں ملازمت کے لئے این او سی جاری کرنے سے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی کا سامنا(---جاری)-----------	555
105۔	پیدائش اور اموات کے اندراج میں محکمہ صحت کی بے جا مداخلت سے عوام کو پریشانی کا سامنا(---جاری) -----------	556
106۔	سیکرٹری خوراک کا محکمانہ پالیسی کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے من پسند اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو بطور ڈپٹی ڈائریکٹر تعینات کرنا(---جاری) -----------	557
107۔	محکمہ صحت، فوڈ اور لیبر حکام کی ملی بھگت سے شیخوپورہ میں ہوٹلوں اور ریسٹورانوں پر حفظان صحت کے اصولوں کے منافی کھانوں کی بھرمار-----------	558
108۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	559
	قرارداد	
109۔	پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ واپس لینے کا مطالبہ -----------	560
	سرکاری کارروائی	
	بجٹ	
110۔	بجٹ 13-2012 کے لئے ممبران سے تجاویز لینے کی غرض سے پری بجٹ بحث(---جاری) -----------	561
111۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(113)/2012/548. Dated. 23rd February 2012. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday 24 February 2012 at 3.00 PM in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated Lahore, the **SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA**
23rd February 2012 **GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،24۔فروری 2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

"بجٹ13-2012 کے لئے ممبران سے تجاویز لینے کی غرض سے پری بجٹ پر عام بحث"

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	راجہ ریاض احمد

2- چیئرمینوں کا پینل

1-	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی-150
2-	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی-138
3-	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان، ایم پی اے	پی پی-2
4-	سیدہ ماجدہ زیدی، ایم پی اے	ڈبلیو-353

3- کابینہ

1-	چودھری عبدالغفور	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات معدنیات و کانیں*
2-	حاجی احسان الدین قریشی	:	وزیر مذہبی امور و اوقاف، بیت المال اور محنت*
3-	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر، امداد باہمی اور بہبود آبادی*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 3-مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (24-فروری تا 9-مارچ 2012) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 15-مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (24-فروری تا 9-مارچ 2012) تفویض کیا گیا۔

6

4۔	ملک احمد علی اولکھ	:	وزیر زراعت،امداد باہمی،لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ جنگلات، ماہی گیری وجنگلی حیات، سیاحت وترقی تفریحی مقامات اورآبپاشی وقوت برقی
5۔	سردار دوست محمد خان کھوسہ	:	وزیر تجارت وسرمایہ کاری
6۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر جیل خانہ جات
7۔	جناب کامران مائیکل	:	وزیر انسانی حقوق،اقلیتیں، ترقی خواتین سماجی بہبود، خزانہ، منصوبہ بندی وترقیاتی*
8۔	راناثناء اللہ خان	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور، زکوٰۃ وعشر* ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی،داخلہ، پبلک پراسیکیوشن، مواصلات وتعمیرات اورمال*
9۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری ومحصولات،ہائرایجوکیشن و سکول ایجوکیشن، خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم، ٹرانسپورٹ*

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
2۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
3۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ وعشر اور بیت المال
4۔	جناب ظفر اقبال ناگرا	:	ہاؤسنگ وشہری ترقی
5۔	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
6۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	تحفظ ماحولیات
7۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
9۔	جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری ومحصولات
10۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
11۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
12۔	جناب غلام نبی	:	
13۔	رانا محمد ارشد	:	سیاحت
14۔	جناب احسن رضا خان	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
15۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
16۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
17۔	سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز واشتمال اراضی
18۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

8

19۔	جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
20۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	انسانی حقوق واقلیتیں اور پارلیمانی امور
21۔	ڈاکٹر سعید الہیٰ	:	صحت
22۔	پیر محمد اشرف رسول	:	آبپاشی
23۔	جناب محمد مسعود لالی	:	جنگلات، ماہی گیری وجنگلی حیات
24۔	جناب جوئیل عامر سہوترا	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب اشتر اوصاف

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،24۔فروری2012

(یوم الجمع،یکم ربیع الثانی1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5بج کر20منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانامحمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَا
صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿٢٣﴾
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿٢٥﴾
فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿٢٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٢٧﴾ لِمَن شَاءَ
مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ
رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٩﴾

سورۃ التّکویر 22تا29

اور (مکے والو) تمہارے رفیق (یعنی محمد ﷺ) دیوانے نہیں ہیں (22) بے شک انہوں نے اس (فرشتے) کو (آسمان کے کھلے یعنی) مشرقی کنارے پر دیکھا ہے (23) اور وہ پوشیدہ باتوں (کے ظاہر کرنے) میں بخیل نہیں (24) اور یہ شیطان مردود کا کلام نہیں (25) پھر تم کدھر جارہے ہو (26) یہ تو جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے (27) (یعنی) اُس کے لئے جو تم میں سے سیدھی چال چلنا چاہے (28) اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو خدائے رب العالمین چاہے (29)

وماعلینا الاالبلاغ المبینo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ کہیں ہوگا
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے
تو چاہے تو ہر شب ہو مثال شب اسریٰ
دو چار قدم تیرے لئے عرش بریں ہے
ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو تیرے در سے
اک لفظ نہیں ہے جو تیرے لب پہ نہیں ہے
دل گریہ کناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظم تیرا انداز طلب کتنا حسیں ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
3۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان، ایم پی اے	پی پی۔2
4۔	سیدہ ماجدہ زیدی، ایم پی اے	ڈبلیو۔353

شکریہ

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! انڈیا سے ہمارے معزز مہمان جو آپ کے دوست بھی ہیں۔ مہمانوں کی گیلری میں تشریف لائے ہیں۔ میں انہیں ایوان کی کارروائی دیکھنے پر اس معزز ایوان میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ

معزز ایوان کا پچاس سال تک معزز ایوان سے وابستہ رہنے والے بزرگ سیاستدان سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ اور معزز اقلیتی ممبر جناب کامران مائیکل کی سیاسی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ پنجاب اسمبلی میں 1962 سے لے کر 2012 تک اس معزز ایوان کے ممبر رہنے والے ہمارے انتہائی قابل احترام بھائی اور بزرگ جن کی اس اسمبلی کے ساتھ پچاس سالہ تاریخ وابستہ ہے، اب وہ سینیٹ میں تشریف لے کر جا رہے ہیں۔ میں سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کی پنجاب اسمبلی میں خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جس طرح وہ اس ایوان کو چلانے کے لئے ہم سب کی رہنمائی کرتے رہے میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! کامران مائیکل صاحب بھی ہمارے اس معزز ایوان کے ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس موقع پر سپیکر کو بھی clapping کرنی چاہئے۔ آپ دونوں صاحبان کو خصوصی طور پر بہت بہت مبارک ہو۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب والا! بہت شکریہ۔ راجہ صاحب پہلے اپنی تقریر مکمل کر لیں میں ان کے بعد بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب کامران مائیکل صاحب جو اس وقت ہمارے وزیر خزانہ بھی ہیں اور اس پورے tenure میں ہمارے colleague رہے۔ میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ بھی سینیٹ میں جا رہے ہیں اور وہ تو بلا مقابلہ منتخب بھی ہو چکے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! چونکہ اپوزیشن نے یہ کہا ہوا تھا کہ ہمارے فنڈز کا ایک جائز حق جو کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے روک کر رکھا ہوا ہے جس پر ہم نے اپنے احتجاج کا اعلان بھی کیا ہوا تھا لیکن ہم نے ایک دفعہ پھر اس کو بدھ کے روز تک کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ آپ ہماری فراست کو دیکھیں۔ (قہقہے)

کہ ہم نے پھر رانا ثناء اللہ خان کی بات کا یقین کرتے ہوئے منگل تک کا ان کو ٹائم دیا ہے جس کا بدھ کو یہ جواب دیں گے۔ اس بات سے آپ اندازہ لگائیں کہ اس House کو چلانے کے لئے ہم کتنے sincere ہیں۔ اس سے آپ یہ بھی اندازہ لگائیں کہ ہم مفاہمت کی سیاست اور جمہوریت کے فروغ کے لئے کیا کیا قربانیاں دے رہے ہیں لیکن ان کے ڈھیٹ ہونے کی انتہا دیکھیں، یہ جو بھی جواب دیں پنجاب کے عوام اور ہمارے میڈیا کے بھائی دیکھ رہے ہیں۔ یہ خود بھی ہمارے ساتھ اپوزیشن میں بھی رہے ہیں اور پچھلے پانچ سال ہم نے یہاں چودھری پرویزالٰہی صاحب اور ان کی حکومت پر سخت تنقید کی لیکن انہوں نے رانا ثناء اللہ خان اور میرے 80 لاکھ روپے کے فنڈز نہیں روکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ق) کی معزز خواتین نے چودھری پرویزالٰہی زندہ باد کی نعرہ بازی کی)

جناب والا! میں اس معزز ایوان کے ماحول کو بھی خراب نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: میں بھی آپ کے فائدے کی ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

سینئر مشیر برائے وزیراعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! پہلے قائد حزب اختلاف کو اپنی بات کر لینے دیں اس کے بعد میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ رانا صاحب! آپ کے لئے عرض کروں گا کہ

انداز بیاں گر چہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! راجہ صاحب میرے بھائی ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ جس فراست سے یعنی عقل مندی سے کام لیتے ہوئے انہوں نے دوبارہ میری بات پر یقین کیا ہے۔ میں انہیں یہ یقین دلاتا ہوں کہ وہ جب بھی عقل سے کام لیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ کے فضل و کرم سے وہ عقل مند ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! ہم اپنا احتجاج بدھ کے روز ان کا جواب آنے تک موخر کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ان تین چار دنوں میں اس اجلاس کو چلانے کے لئے ہمارا بھرپور تعاون جاری رہے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔اب پہلے سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب اس کے بعد جناب کامران مائیکل صاحب اور پھر رانا صاحب بات کریں گے۔ یہ وقفہ سوالات ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیے جائیں گے۔ سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں قائد حزب اختلاف راجہ ریاض صاحب کا بے حد مشکور ہوں۔ اسی House میں ہم ایک دوسرے کے ساتھی بھی رہے ہیں۔ آج وہ اپوزیشن میں بیٹھے ہیں لیکن ہمارا احترام کا رشتہ آج بھی قائم ہے جو کہ پہلے دن سے تھا۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اسی House میں ہنگامہ آرائی بھی دیکھی اور اسی House میں بہت عمدہ تقریریں بھی سنیں، بہت عمدہ behaviour بھی دیکھا اور معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ بچگانہ behaviour بھی دیکھا لیکن ہم سب کے لئے یہ اسمبلی ایک درسگاہ ہے اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ شاید میرا یہ آخری اجلاس ہو اس کے بعد ممکن ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ خیریت رکھے، آپ کا اجلاس دیکھنے کے لئے اسلام آباد آئیں گے۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): وہ تو آپ ضرور تشریف لائیں گے لیکن شاید میں ادھر دوبارہ گفتگو نہ کر سکوں۔ میں آپ کی وساطت سے قائد حزب اختلاف راجہ صاحب کا، چودھری صاحب اپنی جماعت کے قائد ہیں وہ آج موجود نہیں ہیں ان کا اور اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہوئے تمام خواتین و حضرات کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے یہاں مجھے بہت عزت دی، انہوں نے ہمارے ساتھ بڑا تعاون کیا ہے، میری خواہش ہو گی کہ یہ تعاون اس ادارے کے حق میں چلنا چاہئے۔ یہاں ذاتیات نہ آئیں تو بہتر ہو گا، بلکہ عوام نے جس مقصد کے لئے آپ کو چن کر بھیجا ہے اگر اس مقصد پر رہ کر اپنا وقت صرف کریں تو میرے خیال میں اس House کے وقار میں اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو میں آپ سے اور آپ کی وساطت سے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ بات کرکے مجھے تو شرمندہ کر رہے ہیں۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ(سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! آپ اس ایوان کے Custodian ہیں شاید مجھ سے کوئی ایسی بات ہو گئی ہو تو میں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سے معذرت چاہتا ہوں اور آپ کی وساطت سے اپوزیشن کی تمام خواتین و حضرات سے بھی معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! راجہ صاحب نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ میرے لئے ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ چونکہ میں اس ایوان میں direct کسی سے بات نہیں کر سکتا اس لئے میں آپ کی وساطت سے ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جب وہ اسمبلی سے باہر بھی مجھے ملیں گے تو میں ان کو اپنا چھوٹا بھائی سمجھ کر ملوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ جی، کامران مائیکل صاحب!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: بہنوں کو بھی سمجھیں۔

وزیر انسانی حقوق، اقلیتی امور اور خزانہ(جناب کامران مائیکل): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے سب سے پہلے قائد حزب اختلاف راجہ ریاض صاحب کا اور ایوان کے تمام معزز ممبران کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مشکور و ممنون ہوں کہ انہوں نے آج اس forum پر ہمیں عزت بخشی اور ہماری خدمات کو سراہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک درس گاہ ہے جس میں بالخصوص میں نے پانچ سال اپوزیشن بنچوں پر بیٹھ کر مشرف کی آمریت کا سامنا کیا اور ان پانچ سالوں میں اپوزیشن میں بیٹھ کر بہت کچھ سیکھا اس کے بعد حکومتی بنچوں پر بیٹھ کر مجھے deliver کرنے کا موقع ملا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دس سالوں میں ہم نے اس درس گاہ سے، اس institution سے بہت کچھ gain کیا ہے اور میں اپنی قیادت، اپنی جماعت اور میاں محمد نواز شریف صاحب کا بہت مشکور ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ نہ صرف پاکستان کی چونسٹھ سالہ تاریخ میں مجھے پہلا مسیحی وزیر خزانہ بنایا بلکہ آج جب سینیٹ کی باری آئی تو سینیٹ جو minorities کے لئے No Go Area تھا آج میں پہلا بطور کرسچین سینیٹر بن کر سینیٹ میں اپنی قوم کی نمائندگی کروں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری پارٹی کا مجھ پر احسان ہے اور آپ سب دوستوں کی وساطت سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں اس تجربے کی روشنی میں ملک و قوم کی ترقی، خوشحالی اور بالخصوص وہ طبقات جن کے حقوق ہمیشہ سلب رہے ہیں، جو محرومیوں کا شکار رہے ہیں ان کے حقوق کے لئے جدوجہد کر سکوں گا اور ان کی محرومیوں کے خاتمے کے لئے اپنا جامع مثبت اور ٹھوس

کردار ادا کر سکوں گا۔ میں ایک بار پھر اپنے تمام colleagues کا، اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہوئے اور اپنے ساتھ یہاں حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے سب دوستوں کا بے حد مشکور ہوں اور خدا تعالیٰ کی ذات کے بعد اپنی قیادت کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے اعتماد کے ساتھ ایوان بالا میں بھیجا ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ایک دن تھوڑی سی تلخی ہوئی تھی، میرے خیال میں آج اس کا بھی ازالہ کر دیں۔ آپ ایک دن تھوڑی سی تلخی کر کے پھر ملک سے باہر چلے گئے تھے۔ اس کا ازالہ کر دیں بات بہتر رہی گی۔

وزیر انسانی حقوق، اقلیتی امور اور خزانہ (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! اگر اس ایوان میں میری وجہ سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں معذرت کرتا ہوں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں بیٹھے ہوئے تمام میرے بہن بھائی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی جمہوریت کا ایک حسن ہے کہ ہم ایک دوسرے سے اختلاف رائے رکھتے ہیں لیکن کبھی بھی ہمارا مقصد کسی کی دل آزاری کرنا نہیں ہوتا۔ جب ہم یہاں سے جائیں گے تو یہ دوست ہمیں اس شعر کے ساتھ یاد رکھیں گے کہ:

جب ہوا چلے گی تو خوشبو میری بھی پھیلے گی
میں چھوڑ آیا ہوں پیڑوں پہ اپنے ہاتھوں کے نشان

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جیسے مجھے علم ہوا ہے کہ انڈیا سے آئے ہوئے ہمارے دوستوں کا تعلق آپ کے گاؤں سے ہے، وہ آپ کی دعوت پر یہاں تشریف لائے ہیں اور آج اس ایوان کو عزت بخشی ہے کہ وہ یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ میں حکومتی بنچوں اور اس معزز ایوان کی طرف سے انہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے پروگرام میں اس معزز ایوان کو ٹائم دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کا بے حد مشکور ہوں کہ آج انہوں نے اس بات میں پہل کی اور سردار ذوالفقار خان کھوسہ صاحب اور کامران مائیکل صاحب کو مبارکباد دی۔ کامران مائیکل صاحب تو سینیٹر منتخب ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ سردار صاحب بھی اس process میں منتخب ہوں گے جس طرح سے سردار صاحب اور کامران مائیکل صاحب نے قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کیا ہے

میں بھی ان کے الفاظ پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری understanding یہ ہے کہ جب تک یہ سینیٹ کا حلف نہیں اٹھائیں گے اس وقت تک اس ایوان میں آ سکیں گے۔

جناب سپیکر: ایک مہینے تک یہاں participate کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ دونوں صاحبان منتخب ہو جائیں گے تو ان دونوں صاحبان کی یہاں پر جو کارکردگی ہے، ان کی جو خدمات ہیں اس حوالے سے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے ان کو خراج تحسین پیش کریں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: محسن لغاری صاحب بھی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): الیکشن کی حد تک تو محسن لغاری صاحب کا بھی ایک role بنتا ہے۔ قائد حزب اختلاف نے بدھ تک کی بات کی ہے یہ بالکل درست ہے کہ آپ کے چیمبر میں بیٹھ کر بات ہوئی ہے، قائد حزب اختلاف کا احتجاج مؤخر کرنے پر بھی میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میرے بھائی راجہ ریاض صاحب جدوجہد کے میرے ساتھی ہیں مجھے ان سے بڑی محبت ہے، ان سے بڑا پیار ہے تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ راجہ صاحب! دیکھیں آج آپ نے فراست سے کام لیا ہے تو ہر طرف سے آپ کا شکریہ ادا ہو رہا ہے۔ ہر کسی کے پاس شکریے کے کلمات کے علاوہ اور کوئی لفظ نہیں ہے۔ اگر آپ ہمیشہ فراست سے ہی کام لیں تو کتنا اچھا ماحول رہے گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں اپنی پارٹی پاکستان مسلم لیگ کی جانب سے انڈیا سے آنے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ آمنہ الفت: بحیثیت پڑوسی ہمیں پیار و محبت اور امن سے رہنا چاہئے اور ہم اس چیز پر یقین بھی رکھتے ہیں۔ یہاں سے سینیٹر منتخب ہو کر جانے والوں کو میں مبارکباد بھی دیتی ہوں اور خاص طور پر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کی مشکور ہوں کہ آج انہوں نے جن الفاظ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ ان کے بارے میں جو image تھا وہ ہمارا کافی حد تک ٹھیک ہوا ہے۔ کامران مائیکل صاحب تو ہمارے بہت ہی معزز اقلیتی ممبر ہیں وہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس کے

ساتھ ساتھ وزیر قانون صاحب کی اتنی humble and polite گفتگو سن کر مجھے اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا۔اللہ کرے وہ اسی طرح ہی رس گھولتے رہیں۔ شکریہ

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر!اگر اجازت ہو تو میں بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر!سب سے پہلے تو میں انڈیا سے آنے والے وفد کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ اور اپنے بھائی کامران مائیکل کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں یقیناً یہ سمجھتا ہوں کہ سینیٹر اقلیتوں کے لئے نو گو ایریا بنا دیا گیا تھا اور بالخصوص آج تک کوئی مسیحی سینیٹر نہیں بن سکا۔ میں میاں محمد نواز شریف صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کامران مائیکل صاحب کو سینیٹر بنایا۔آج کے دن مجھے،کامران مائیکل اور پاکستان کی اقلیتوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ سب کچھ دو شہادتوں کی بدولت ہوا ہے۔پہلی شہادت شہید جمہوریت محترمہ بے نظیر بھٹو اور دوسری شہید حق شہباز بھٹی شہید کی ہوئی ہے۔لندن میں جو Charter of Democracy دو قیادتوں کے درمیان طے پایا تھا یہ سیٹیں اس کی بدولت آئی ہیں۔ موجودہ وفاقی حکومت نے اس چیز کو ضروری سمجھتے ہوئے Senate میں اقلیتوں کے لئے seats مختص کی ہیں۔ میں آج کامران مائیکل صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ شہید حق شہباز بھٹی شہید اور شہید جمہوریت محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کو سلام پیش کرتا ہوں۔اس کے ساتھ ساتھ میں صدر پاکستان آصف علی زرداری اور وزیر اعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ ہمارے بھائی پرویز رفیق صاحب نے جو بات کی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ قائد پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں محمد نواز شریف اور شہید محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا تھا۔ پاکستان کی تمام اقلیتوں میں سے سب سے بڑی اقلیت کرسچیئن برادری ہے۔ میں قائد پاکستان مسلم لیگ (ن) کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پنجاب سے ہمارے ایک مسیحی بھائی کامران مائیکل کو سینیٹر کا ممبر بنایا ہے۔ میں کامران مائیکل اور سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، نوانی صاحب!

جناب سعید اکبر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے ہمارے دوستوں کو allow کیا ہے کہ ہمارے وہ دوست جو اس House کے ممبر ہیں اور اب وہ upper House کے ممبر منتخب ہونے کے process سے گزر رہے ہیں بلکہ ایک اقلیتی ممبر تو سینیٹر کے ممبر منتخب ہو چکے ہیں کو مبارکباد دیں۔ یہ اس House کی روایت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی روایت ہے کہ جہاں ہمارے درمیان نظریاتی اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف تلخ کلامی ہوتی ہے، اپنے نظریات پر قائم رہتے ہوئے اپنی بات کو اس House میں پیش کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے تھوڑا اختلاف پیدا ہوتا ہے وہاں ایسے موقع پر ہم ایک دوسرے کو کھلے دل کے ساتھ مبارکباد بھی دیتے ہیں۔ یہ بہت خوبصورت روایت ہے کہ جب بھی کوئی ایسا موقع آتا ہے تو تمام دوست بڑی وضع داری سے، بڑے کھلے دل سے ان دوستوں کو مبارکباد بھی دیتے ہیں اور کبھی کبھی معذرت بھی کر لیتے ہیں۔ میں محسن لغاری صاحب کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس House میں ایک جمہوری روایات کو قائم رکھتے ہوئے الیکشن کروا دیا۔ اگر یہ الیکشن کا process ہر جگہ پر قائم رہے تو اس سے جمہوریت میں ایک نکھار آئے گا۔ یہ کوئی بُری بات نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی آدمی الیکشن لڑنا چاہتا ہے تو یہ اس کا حق ہے۔ پچھلی دفعہ بھی اس طرح کا ماحول پیدا ہوا کہ کسی کو Senate کا vote cast کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ جو ایم پی اے جس پارٹی میں بیٹھا ہے اس نے اپنی پارٹی کے امیدوار کو ہی ووٹ دینا ہے۔ مجھے قطعاً اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کہیں اور vote cast کرے گا۔ وہ اپنا ووٹ اپنی پارٹی کے امیدوار کو ہی دے گا اگر کوئی دوست جمہوری روایات کو بہتر کرنے کے لئے قدم اٹھاتا ہے تو ہمیں اس کو appreciate کرنا چاہئے اور اس سے ہمیں خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے۔ مجھے یہ یقین ہے کہ ہمارے ممبران جس پارٹی کے ساتھ committed ہیں وہ اسی میں کھڑے رہیں گے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ فارورڈ بلاک والے کدھر جائیں گے؟

جناب سپیکر: یہ بات میں کیسے بتا سکتا ہوں؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! لوٹے کہاں جائیں گے اور لوٹے کس کو ووٹ دیں گے؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جو جہاں کھڑا ہے وہیں ووٹ دے گا۔ جس کی جہاں commitment ہے وہ وہیں اپنا vote cast کرے گا۔ میں آخر میں اپنے بھائی کامران مائیکل کو مبارکباد دیتا ہوں اور جو لوگ اس process میں ابھی آگے بڑھ رہے ہیں ان کے لئے ہماری دعا ہے کہ وہ اس میں کامیابی سے ہمکنار ہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): نوانی صاحب! یہ بھی بتادیں کہ لوٹے کہاں جائیں گے؟

جناب سعید اکبر خان: وہ کچھ آپ کے اور کچھ ہمارے حصے میں آئیں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے انتہائی قابل احترام بھائی نوانی صاحب نے بڑی اچھی بات کہی ہے کہ جمہوریت کی مضبوطی کے لئے الیکشن ہونے چاہئیں لیکن میری ان سے یہ گزارش ہے کہ اگر کوئی بلامقابلہ منتخب ہوتا ہے تو یہ بھی جمہوریت کا حصہ ہے اور اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ دوسرا انہوں نے ہماری طرف اشارہ کر کے کہا ہے کہ کچھ لوٹے ادھر چلے جائیں گے تو میں یہ عرض کروں گا کہ اللہ کا شکر ہے ہماری طرف کوئی لوٹا نہیں اور سارے لوٹے میاں شہباز شریف کے پاس ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ بہت شکریہ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سب کی طرح میں بھی سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ اور اپنے بھائی کامران مائیکل کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں۔ آپ نے ان سے زبردستی جو الفاظ کہلوائے ہیں میری خواہش تھی کہ یہ الفاظ وہ خود کہتے۔ میں انہیں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اپوزیشن کی طرف بیٹھی ہوئی تمام بہنوں نے سب سے پہلے ان کو congratulate کیا ہے۔ یہ گھر کی بات تھی گھر میں رہے تو اچھا ہے، وہ بات ہوئی، ختم ہو گئی اور اب ہم اپنے بھائی کو خوشی اور best wishes کے ساتھ دعا دیتے ہیں کہ یہ آگے جا کر ایسا نہ کریں جو انہوں نے پنجاب اسمبلی میں کیا۔

سوالات

(محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ۔ کامران مائیکل صاحب نے یہاں بھی اچھے کام کئے ہیں اور انشاء اللہ آگے جا کر بھی اچھے کام کریں گے۔ اب ہم سوالات کو take up کرتے ہیں۔ پہلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7718، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات۔ڈیری فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7718: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات میں کل کتنے ڈیری فارم ہیں، کتنے ڈیری فارم سرکاری ہیں اور کتنے غیر سرکاری؟

(ب) ضلع گجرات کے لئے ڈیری فارم کی مد میں 10-2009 اور 11-2010 میں کتنا سالانہ بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ج) مذکورہ بجٹ کس کس مد میں کتنا کتنا خرچ کیا گیا، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع گجرات میں 20 سے زائد جانوروں پر مشتمل پرائیویٹ ڈیری فارمز کی تعداد 126 ہے اس ضلع میں کوئی سرکاری فارم موجود نہ ہے۔

(ب) ضلع گجرات کے لئے سرکاری ڈیری فارم کی مد میں 10۔2009 اور 11۔2010 میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

(ج) غیر متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں کہا گیا ہے کہ "ضلع گجرات میں 126 ڈیری فارمز ہیں" تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ضلع گجرات میں کوئی سرکاری ڈیری فارم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ڈیری فارم کے لئے قرضہ فراہم کرتی ہے اگر کرتی ہے تو سال 2008 سے اب تک کتنے قرضہ جات فراہم کئے گئے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! پہلے ہی محکمہ لائیوسٹاک کے پاس 22 فارمز ہیں۔ مزید فارم بنانے کے لئے ابھی حکومت کے زیر غور کوئی تجویز ہے اور نہ ہی ضلع گجرات میں کوئی state land موجود ہے کہ جہاں پر لائیوسٹاک فارم بنایا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ نے قرضہ جات کے حوالے سے بھی پوچھا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ڈیری فارم کے لئے پنجاب بنک اور Cooperative Bank قرضہ جات دیتے ہیں۔ حکومت اس شعبے میں مختلف سہولتیں فراہم کرتی ہے لیکن قرضہ جات نہیں دیئے جا رہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اس حکومت نے حال ہی میں پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ بنایا ہے اُس بورڈ کے preview میں کیا آتا ہے؟ ایک ضلع کے اندر 126 پرائیویٹ ڈیری فارم ہیں اور حکومت نے ابھی تک وہاں پر کوئی پلان نہیں کیا تو اُس ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کی کیا اہمیت ہے؟

جناب سپیکر: جی، اولکھ صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! حکومت پنجاب کے پاس پہلے ہی 22 لائیوسٹاک فارم موجود ہیں جن فارمز کی کل زمین اکیاسی بیاسی ہزار ایکڑ بنتی ہے۔ ان لائیوسٹاک فارم کی مینجمنٹ بہتر کرنے کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک چودھری صاحب نے پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کی بات کی ہے، اس بورڈ کے اپنے مقاصد ہیں اُن مقاصد میں نئے لائیوسٹاک فارم بنانا نہیں ہے۔ اس بورڈ کے mandate کے تحت خضر آباد لائیوسٹاک فارم پر ایک Centre of Excellence بنایا جا رہا ہے اور خضر آباد فارم ایک معاہدے کے تحت اُس بورڈ کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ وہ ایگزیکٹو اور ساہیوال بریڈ کے تقریباً دس ہزار سیمنز تیار کریں گے، تقریباً دو ہزار ٹیکنیشنز کو ٹریننگ دیں گے اور اس طریقے سے اس میں بہتری لا کر دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھائی جائے گی۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! خضر آباد لائیو سٹاک فارم پر سیمنز تیار ہونے کی پہلے ہی اتنی ہی تعداد ہے۔ایک وعدہ یہ کیا گیا تھا کہ خضر آباد فارم پر اب international requirements کے مطابق سیمنز تیار کئے جائیں گے لیکن ابھی تک اُس بارے میں کوئی قدم نہیں اُٹھایا گیا۔ خضر آباد فارم عرصہ دراز سے پنجاب کے اندر موجود ہے اُسی کو base کرتے ہوئے ایک نئے بورڈ کے handover کر دیا گیا ہے تو یہ بتائیں گے کہ اُس بورڈ میں چیف ایگزیکٹو سے لے کر نیچے تک جو نئے لوگ لئے گئے ہیں وہ کس مقصد کے لئے ہیں اور اُن کے کتنے اخراجات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اولکھ صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! چودھری صاحب کا یہ ضمنی سوال اس سوال سے related نہیں ہے اس لئے یہ fresh question بنتا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں اپنے ضمنی سوال کو simple کر دیتا ہوں کہ یہ بہت ہی high Powered Board بنایا گیا ہے اور پچھلے بجٹ کے اندر اس بورڈ کے اخراجات نہیں تھے اُن کو block allocation سے allocate کئے گئے ہیں اور اُنہیں ایک بنا بنایا فارم handover کر دیا گیا ہے۔ کیا وہ اُسی فارم کے ثمرات کا credit لیں گے یا وہ بورڈ اپنا کوئی credit show کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: نمازِ مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے اور 20 منٹ کا مطلب 20 منٹ ہی ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد جناب سپیکر 6 بج کر 30 منٹ
پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں ایک بات کر لوں؟

جناب سپیکر: جی، کریں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جہاں پر معزز ممبران اسمبلی گاڑیوں سے اترتے ہیں وہاں سڑک کے دونوں طرف خاردار تاریں لگا دی گئی ہیں۔ وہاں مشکل سے دس بارہ فٹ کا فاصلہ ہے اور

two-way traffic ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ ٹھیک ہے سکیورٹی ہونی چاہئے لیکن دونوں طرف تاروں کی کیا ضرورت تھی؟ ارکان کم از کم گاڑی سے respectfully اتر تو سکیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کا یہ انتظام کراتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب! اسے note کر لیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2008 سے 2011 کے دوران کتنے پرائیویٹ ڈیری فارم بنائے گئے ہیں اور ان فارموں کو گورنمنٹ کی طرف سے جو سہولیات فراہم کی گئی ہیں اس بارے میں بھی بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ہم نے recently survey کرایا ہے۔ پرائیویٹ فارم کا کوئی definite criteria تو نہیں ہے لیکن عموماً جس زمیندار کے پاس یا جس فارمر کے پاس 20 جانور سے زیادہ ہوں اس کو ہم ایک پرائیویٹ فارم کہہ سکتے ہیں۔ ان کو سہولتیں یہ ہیں کہ وہاں باقاعدہ فارم میں جاکر لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کا عملہ ان کے لئے ویکسینیشن اور free treatment کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ اگر جانور بیمار ہوں تو محکمہ لائیو سٹاک کے لوگ وہاں جاکر دیکھ بھال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ کا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! On his behalf (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب! سوال کا نمبر بولیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 8283 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع حافظ آباد میں محکمہ امور پرورش کی منظور شدہ و خالی اسامیوں کی تفصیلات

*8283: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع حافظ آباد میں محکمہ کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ اور اسامی وار کیا ہے؟

(ب) ضلع حافظ آباد میں ویٹرنری ڈاکٹرز کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل، ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری وار فراہم کی جائے؟

(ج) ویٹرنری ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں پر تقرری کی مجاز اتھارٹی کون ہے اور مذکورہ خالی اسامیاں کب تک پُر کر لی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ویٹرنری ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں پر تقرری کی مجاز اتھارٹی سیکرٹری، لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب لاہور ہیں جبکہ سلیکشن بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن ہوتی ہے۔ ویٹرنری ڈاکٹرز کی تقرری کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھیج دی گئی ہے جو نہی سلیکشن کا عمل مکمل ہو گا ان کی تقرری کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ "ویٹرنری ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں پر تقرری کی مجاز اتھارٹی سیکرٹری لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب لاہور ہیں جبکہ selection بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن ہوتی ہے۔ ویٹرنری ڈاکٹروں کی تقرری کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج دی گئی ہے۔" یہ سوال 2010 میں گیا تھا اور اس کا جواب 27۔جنوری 2012 کو آیا۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کو کتنے ڈاکٹروں کی requisition بھیجی گئی، کب بھیجی گئی اور اس requisition پر اب تک کیا progress ہوئی ہے، اگر کوئی progress نہیں ہوئی تو ڈیپارٹمنٹ نے اس کے متبادل کیا بندوبست کیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! پہلے تو 11۔دسمبر کو جنگ اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا۔ اس کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیجتا ہے، پبلک سروس کمیشن recruitment کرتا ہے اور بعد میں سیکرٹری

آرڈر کرتا ہے۔روزنامہ "جنگ" میں 31۔دسمبر کو 73 سیٹوں کے لئے اشتہار آیا، پھر دوبارہ اشتہار 12۔فروری 2012 کو دیا جو 37 سیٹوں کے لئے تھا۔ پہلے انٹرویو کی جو تاریخ آئی تھی وہ ملتوی ہو گئی اب ان کے 22 فروری کو انٹرویو ہو چکے ہیں۔ جو نہی زبانی انٹرویو ہو جائے گا فوری طور پر تعیناتی کر دی جائے گی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! جو میرا سوال تھا اس کا جواب نہیں آیا۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ ان پوسٹوں کی requisition کب بھیجی گئی؟ کیونکہ جب 2012 میں انٹرویو ہو رہے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ requisition بہت دیر سے گئی ہے جبکہ اسامیاں بہت پہلے سے خالی پڑی ہیں۔ کیا ڈیپارٹمنٹ کی efficiency پر اس کا effect نہیں پڑتا؟ یہ جواب دیں کہ کب اسامیاں خالی ہوئیں، پنجاب پبلک سروس کمیشن کو کب requisition بھیجی گئی اور پنجاب پبلک سروس کمیشن نے اس پر کتنا ٹائم دیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ اسامیاں جولائی 2011 کو پبلک سروس کمیشن کو بھیجی گئی تھیں۔ چونکہ وہاں پر کام کا بہت رش ہوتا ہے اس لئے سال میں دو مرتبہ انٹرویو کرتے ہیں۔ انہوں نے اس کو دیر سے advertise کیا ہے۔ 11۔دسمبر کو اشتہار آیا ہے اور 73 پوسٹوں کے لئے 22 تاریخ کو written test ہوئے پھر 12۔فروری کو دوسرا اشتہار آیا اس کے لئے ہم نے 37 پوسٹیں مزید بھیجی ہیں چونکہ پبلک سروس کمیشن کی اپنی ایک routine ہے، کافی محکموں کے اشتہار آتے ہیں اور ان کے پاس capacity بھی کم ہے اس لئے وہ turn by turn انٹرویو کے لئے بلاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مارچ تک ان کی selection ہو جائے گی۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کی اسامیوں کو پبلک سروس کمیشن نے recruit کرنا ہوتا ہے تو ان کے لئے کیا کوئی ٹائم فریم نہیں ہوتا کہ اتنی دیر کے اندر اس کا فیصلہ کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کوئی ٹائم فریم ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!اس کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن محکمے کا bound نہیں ہے۔انٹرویو کرکے جب selection ہو جائے گی تو فوری طور پر ڈیپارٹمنٹ ان کی تقرری کر دے گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!وزیر موصوف کے جواب سے یہ دکھائی دیتا ہے کہ حکومت صوبے کی عوام کی بہتری کے لئے جو بھی اقدامات اٹھانا چاہتی ہے تو وہ پبلک سروس کمیشن کے مرہون منت ہے جبکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔کیا حکومت کوئی ایسا قدم اٹھانا چاہتی ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے بورڈ کی تعداد بڑھائی جائے یا اس کو ٹائم فریم کا کہا جائے کیونکہ جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اسے ٹائم پر پورا ہونا چاہئے۔جس طرح یہاں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اگر ان کو بورڈ کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے گا اور وہ دو دو، تین تین سال لے لیں گے تو یہ مناسب نہیں ہے۔کیا حکومت کوئی ایسا قدم اٹھانا چاہتی ہے کہ جیسے ہی محکمے کی طرف سے requisition بھیجی جائے اس پر فوری عملدرآمد ہو جائے یا حکومت پبلک سروس کمیشن کے ماتحت ہو کر بیٹھی رہے گی؟

جناب سپیکر:جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!یہ continuous process ہے۔کافی لوگوں کی selection ہو جاتی ہے پھر وہ نوکری چھوڑ جاتے ہیں اور بہتر تنخواہ پر پرائیویٹ اداروں میں چلے جاتے ہیں۔تاہم جیسے میں نے بتایا ہے کہ اگلے ماہ تک 73افراد بھرتی ہو جائیں گے جس سے بہت ساری کمیاں دور ہو جائیں گی۔جہاں تک پبلک سروس کمیشن کے ممبران کی تعداد بڑھانے کی بات ہے تواُن کی ایک مقرر شدہ تعداد ہے اس کے مطابق ہی وہ انٹرویو کرتے ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!چلیں، اگر جواب تسلی بخش نہیں آ رہا ہے تو ہم ایک suggestion آپ کے توسط سے عرض کر دیتے ہیں۔خصوصاً یہ محکمہ جو lifeline of the Province سمجھا جا رہا ہے،لوگوں کو بھرتی کرنے کے لئے پبلک سروس کمیشن کے پاس جو requisition جاتی ہے اس کے لئے کوئی ٹائم فریم مقرر کیا جائے۔اگر پبلک سروس کمیشن میں ممبران کی کمی ہے تو ممبران بڑھادیئے جائیں تاکہ صوبے میں کوئی بہتری کا عمل جاری رہ سکے۔

جناب سپیکر:جی، منسٹر صاحب!

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!یہ جواب تسلی بخش ہے اور میں یہ عرض کروں گا کہ چودھری صاحب کی تجویز کو ہم take up کر لیتے ہیں اگر اس کا alternate ہو سکتا ہے تو اس کو adopt کریں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا:جناب سپیکر!دو سال یہ اسامیاں خالی پڑی رہیں،پبلک سروس کمیشن کی efficiency اپنی جگہ پر اور اس کے problems اپنی جگہ پر لیکن ڈیپارٹمنٹ نے ان دو سالوں میں کیا alternate بندوبست کیا،کیا وہ ایڈہاک پر نہیں رکھ سکتے تھے،کیا وہ contract پر نہیں رکھ سکتے تھے؟

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!میں عرض کروں گا کہ ہمارے محکمے کی 2298 پوسٹیں ہیں اور extension side پر صرف سات پوسٹیں خالی ہیں۔جب یہ افراد بھرتی ہو جائیں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ یہ کمی دور ہو جائے گی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:جناب سپیکر!میرے سوال کا جواب تو نہیں آیا بلکہ انہوں نے اپنی کوئی تفصیل علیحدہ ہی بتا دی ہے۔

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):ابھی میں تو بھرتی نہیں کر سکتا لیکن پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کر دیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:جناب سپیکر!میں نے تو پبلک سروس کمیشن کی بات ہی نہیں کی بلکہ یہ بات تو چودھری صاحب نے کی ہے۔میں تو ڈیپارٹمنٹ کے اپنے بندوبست کی بات کر رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے کیا بندوبست کیا ہے؟

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!ایک طریق کار ہے جس کے مطابق پانچ سکیل سے پندرہ سکیل تک بھرتی پر پابندی ہے اور حکومت کا فیصلہ ہے کہ پندرہ سکیل سے اوپر تمام recruitment پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان:جناب سپیکر!اس کو simplify کر دیتے ہیں تاکہ جلد اگلے سوال پر جا سکیں۔لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے اندر جتنی اسامیاں اس وقت خالی ہیں تو کیا ان کو فوری طور پر پُر کر کے عوام کو لائیو سٹاک کے سلسلے میں سہولتیں دینے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!پہلے جتنے contract employees تھے حکومت نے ان سب کو regular کیا ہے اور ان کی سہولت کے لئے four tiers کا اجراء کیا ہے اس سے لائیو سٹاک کے ملازمین کا service structure بہتر ہوا ہے اور ان میں ویٹرنری اسسٹنٹ کا گریڈ بھی بڑھایا ہے۔حکومت پنجاب اس پر پوری توجہ دے رہی ہے اور اس میں کہیں کوتاہی نہیں کی جارہی لیکن یہ تھوڑی سی اسامیاں ہیں انشاءاللہ ان کی جلد sanction ہو جائے گی۔اس کے علاوہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو contract پر بھرتی کرنے پر بھی غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر:جی،مہربانی،میرے خیال میں اب آگے بڑھیں۔اب اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان:جناب سپیکر!.On his behalf

جناب سپیکر:جی،سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری ظہیر الدین خان:جناب سپیکر!سوال نمبر 8285 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر:جی،اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رکھ بھونیکی ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی تفصیلات

*8285:چودھری محمد اسد اللہ:کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رکھ بھونیکی ریسرچ انسٹیٹیوٹ جانوروں کی جنسی اور تولیدی بیماریوں کی تحقیق کے لئے قائم کیا گیا تھا، اگر ہاں تو اب تک اس ریسرچ سنٹر میں ہونے والی ریسرچ کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا حکومت نے سال 09۔2008 اور 10۔2009 میں ریسرچ کے لئے کوئی گرانٹ دی اگر ہاں تو مذکورہ عرصہ میں دی گئی گرانٹ بجٹ کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اس ریسرچ سنٹر میں کتنے ملازمین کس کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں اور ان پر مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے اخراجات آئے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ رکھ بھونیکی انسٹیٹیوٹ ابتدائی طور پر 1985 میں جانوروں کی جنسی و تولیدی امور پر تحقیق کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کو بعد ازاں 2005 میں صرف بھینسوں کی نسل کی بہتری کی تحقیق کے لئے مختص کر دیا گیا۔ اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں اب تک کی گئی ریسرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت نے ریسرچ کے لئے 09۔2008 میں تقریباً 74 لاکھ روپے اور 10۔2009 میں تقریباً 79 لاکھ روپے فراہم کئے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں اس وقت 165 ملازمین کام کر رہے ہیں اور ان کی تنخواہ و دیگر الاؤنس کی ادائیگی پر سال 09۔2008 میں 26.03 ملین روپے اور سال 10۔2009 میں 24.45 ملین روپے خرچ ہوئے موجودہ ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سکیل	موجودہ سٹاف	سکیل	موجودہ سٹاف
20	1	19	2
18	12	17	8
16	1	15	1
14	3	12	8
11	1	10	2
9	36	7	6
6	0	5	4
4	21	2	2
1	57	کل میزان:	165

ہر آفیسر / اہلکار کی تنخواہ اور ٹی اے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال بولیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ حکومت نے ریسرچ کے لئے 09-2008 میں 74 لاکھ روپے اور 10-2009 میں 79 لاکھ روپے فراہم کئے تھے، یہ artificial insemination کے لئے تھے اور اس کے لئے جو semen prepare کر کے sale کئے گئے ہیں۔ اس کی رقم کتنی ہے یعنی 79 لاکھ روپے خرچ کرنے کے نتیجہ میں جو semen تیار ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! رکھ بھونیکی ریسرچ انسٹیٹیوٹ جو کہ پتو کی تحصیل میں ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد میں بہت ساری چیزیں ہیں وہاں پر تولیدی بیماریوں پر ریسرچ اور genetic improvement کی ریسرچ کے لئے پیسے فراہم کئے گئے ہیں۔ وہاں پر تین چار چیزوں پر جو ریسرچ ہوئی ہے میں اس کے بارے میں بتاؤں گا کہ ایک تو بھینسوں کی breeding and non breeding، موسم کے دوران ان کی تولیدی کارکردگی کا CIDR کے ذریعے جائزہ لیا جاتا ہے۔ بھینسوں میں مصنوعی نسل کشی کے وقت شرح بارآوری، حمل کے آغاز میں embryo کی موت اور تولیدی کارکردگی کے اثرات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ مادہ جانوروں میں بروسیلہ بیماری کی موجودگی کا تقابلی جائزہ لیا جاتا ہے اور abortion بیماری جو کہ اگلی نسل میں منتقل ہو جاتی ہے جب ریسرچ میں اس کا علم ہو جائے تو پھر اس قسم کے جانوروں کو علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جانوروں کو ایک وقت میں vague میں لانے کے لئے اس پر کام کیا جارہا ہے وہاں پر صرف semen production کا کام نہیں بلکہ جو میں نے عرض کیا ہے ان پر بھی کام ہو رہا ہے۔ اس میں نیلی راوی نسل کی بھینس کو conserve کرنے کے لئے، اس کی breeding کو مزید improve کرنے اور ان کی بیماریوں پر ریسرچ کی جارہی ہے اور مزید برآں silage پر بھی ریسرچ کی جارہی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب تو نہیں لیکن آپ آگے چلیں۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف صاحب! جب کوئی سوال کرتے ہیں تو اس کو غور سے سنا کیجئے۔ جی، اب اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8387 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں قائم ڈیری فارمز سے ہونے والی آمدن و اخراجات کی تفصیلات

*8387: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے سرکاری ڈیری فارمز ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان فارمز میں کتنے جانور کون کون سی نسل کے ہیں؟

(ج) ان ڈیری فارمز سے 2009-10 کے دوران کل کتنی آمدن ہوئی اور کتنے اخراجات ہوئے، آمدن کو بڑھانے کے لئے محکمہ نے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) صوبہ پنجاب میں کل سولہ ڈیری فارم کام کر رہے ہیں جو درج ذیل مقامات پر واقع ہیں:۔

1۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم فاضلپور تحصیل راجن پور ضلع راجن پور۔
2۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم رکھ غلاماں تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر۔
3۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم خضرآباد تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔
4۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم خوشاب تحصیل خوشاب ضلع خوشاب۔
5۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم کلور کوٹ تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر۔
6۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم جگائیت پیر تحصیل خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور۔
7۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم شیر گڑھ تحصیل اوکاڑہ ضلع اوکاڑہ۔
8۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم بھونیکی تحصیل پتوکی ضلع قصور۔
9۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم چک کٹورہ تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور۔
10۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔
11۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم جہانگیرآباد ضلع خانیوال۔
12۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم خیری مورت ضلع اٹک۔
13۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم رکھ ڈیرہ چاہل ضلع لاہور۔
14۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم 205/TDA ضلع بھکر۔
15۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم بہادر نگر ضلع اوکاڑہ۔
16۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم قادرآباد ضلع ساہیوال۔

(ب) ان فارمز میں جانوروں کی تعداد و نسل کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم جانور	تعداد	نسلیں
1	بھینس	3415	نیلی راوی
2	گائے	6037	ساہیوال، چولستانی، دوغلی، تھری، داجل، ریڈ سندھی
3	بھیڑ، بکری	10963	بھیڑ، لوہی، کجلی، بچی، سپلی، تھلی، اواسی، ہسار ڈیل بکری بیتل، ٹیڈی، ناچی
4	اونٹ	29	مڑاچہ

(ج) ان ڈیری فارمز سے 10۔2009 کے دوران ہونے والی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال اخراجات آمدن

2009-10 553.795 ملین روپے 340.783 ملین روپے

ڈیری فارمز کی آمدن کو بڑھانے کے لئے محکمہ کے اقدامات:

- محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے زیر انتظام جو ڈیری فارمز کام کر رہے ہیں یہ کمرشل نہیں بلکہ تجرباتی فارمز ہیں ان فارمز کے لئے ہر سال فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے انکم ٹارگٹ مقرر کئے جاتے ہیں جو پچھلے سال کی نسبت ہر سال 10 سے 15 فیصد زیادہ ہوتے ہیں۔
- ان فارمز پر جانوروں کی نسل، خوراک، بیماریوں اور انتظامی امور پر کی گئی تحقیق کے نتیجہ میں دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔اس وقت زراعت کے کل محاصل میں 55 فیصد سے زائد حصہ لائیوسٹاک کا ہے۔
- یہ فارم تجرباتی ہیں اور ریسرچ سنٹرز کے طور پر کام کرتے ہیں۔تاہم محکمہ کی جانب سے ان فارمز سے ہونے والی آمدن میں مزید اضافہ کے لئے ان فارمز کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چلانے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔اس سلسلہ میں خضرآباد لائیوسٹاک فارم حال ہی میں لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے زیر انتظام کر دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ PAMCO کے ساتھ بھی اسی طرح کا معاہدہ کیا جارہا ہے۔
- لینڈ رینٹ کے تعین کا طریق کار تبدیل کر کے ضلعی پرائس اسیسمنٹ کمیٹی کے ذریعے علاقہ کے ٹھیکہ کے مطابق کیا جارہا ہے۔
- دودھ کی خود فروخت کی بجائے بذریعہ نیلامی کیا جارہا ہے۔
- جانوروں کی قیمت فروخت میں اضافہ کیا گیا ہے۔
- زیادہ سے زیادہ رقبہ زیرِ کاشت لانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!اس سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 16ڈیری فارم ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان ڈیری فارمز میں 2008سے لے کر اب تک گوشت کی پیداوار میں کتنا اضافہ ہوا ہے اور گوشت کی پیداوار میں اضافے کے لئے کتنا ٹارگٹ دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!سوال ڈیری فارمز پر کیا گیا تھا اور میں یہ دیکھ رہا تھا کہ ہمارے ڈیری فارمز کی آمدنی مجموعی طور پر 10-2009میں 124.9ملین روپے تھی اور11-2010میں152.86ملین روپے ہو گئی ہے یہ 19فیصد اضافہ ہے چونکہ یہ سوال ڈیری فارمز کے متعلق ہے اس لئے ڈیری فارمز میں گوشت کی بجائے دودھ پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال میں بتایا گیا ہے کہ آمدن بڑھانے کے لئے زیادہ سے زیادہ رقبہ زیر کاشت لانے کی کوشش کی جارہی ہے تو2008سے لے کر اب تک کتنے ایکڑ رقبہ زیر کاشت لایا گیا ہے اور اس سے محکمہ کو کتنی آمدن حاصل ہوئی ہے؟

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!یہ کافی سارے ڈیری فارمز ہیں اور میرے پاسfarm wise detail موجود ہے۔اگر محترمہ بعد میں مجھے مل لیں تو میں انہیں علیحدہ علیحدہfarm wise detailبتادوں گا۔

جناب سپیکر:جی،ٹھیک ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر:جی،چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان:جناب سپیکر!میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جو16فارمز ہیں تقریباً ان سب میں تجرباتی لکھا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ یہیں پرmultiply ہوتے ہیں۔اگر ان 16فارمز پر بھیڑ بکری کا10963figureنکال لیا جائے تو باقی10ہزارfigureبنتا ہے۔اس وقت آپ کے سرکاری فارمز پر جو جانور موجود ہیں وہ ٹوٹل20434بنتے ہیں؟ان20434جانوروں میں بھینس اور گائے کی تعداد کم اور اونٹ کی تعداد تو بالکل نہ ہونے کے برابر ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ فارمز

پر جانوروں کی تعداد 20434 ہے لیکن جب اس گورنمنٹ نے take over کیا تو اس وقت ان 16 فارمز پر جانوروں کی تعداد کتنی تھی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ فارمز مختلف اوقات میں لئے گئے ہیں مثال کے طور پر خضرآباد فارم خضر حیات ٹوانہ صاحب کی ملکیت تھا اور یہ فارم بعد میں پاک ایران کمپنی کے پاس چلا گیا تھا لیکن 1980 میں یہ فارم حکومت پنجاب کو منتقل ہوا۔۔۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میرے محترم منسٹر صاحب 2012 کا جواب دے رہے ہیں یہ ہمارے قابل منسٹر ہیں اور بڑی محنت کرتے ہیں۔ میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ ان 16 فارمز پر اس وقت ان کے دیئے گئے جواب کو ہم مان لیتے ہیں اور ٹھیک ہے کہ اس وقت ان کے پاس 20434 جانور ہیں یہ ان چار سال میں multiply ہوئے ہیں لیکن جب انہوں نے take over کیا تو اس وقت کتنے جانور تھے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ سے یہ simple پوچھ رہے ہیں کہ جب آپ نے take over کیا تو اس وقت کتنے جانور تھے کیونکہ آج کی تعداد تو جواب میں لکھی ہوئی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ بڑی simple سی بات ہے کہ جانوروں کی تعداد بڑھتی اور کم ہوتی رہتی ہے اور یہ تعداد کوئی فکس نہیں ہے اس میں کچھ جانور فروخت ہوتے ہیں اور درمیان میں۔۔۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں درمیان کا نہیں پوچھ رہا بلکہ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں اس سے اس ایوان، صوبہ پنجاب کے عوام اور میڈیا کو اس محکمے کی کارکردگی کا اندازہ ہو جائے گا۔ آپ کے honourable staff کے ممبرز یہاں پر موجود ہیں۔ جن کی tips پر یہ باتیں ہوتی ہیں ان سے پوچھ کر بتا دیجئے گا کہ کتنی کاوش ہوئی کیونکہ اس سلسلے میں کروڑوں، اربوں روپے کا فنڈ دیا جاتا ہے۔ یہ صرف اتنا بتا دیں کہ جب انہوں نے take over کیا اس وقت ان سولہ فارم پر heads کی تعداد کتنی تھی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں اس کی تفصیل معزز ممبر کو بتا دوں گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: ٹھیک ہے یہ بعد میں بتادیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب والا!وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ پنجاب کے اندر 16 تجرباتی فارم ہیں، تیسرے نمبر پر خضرآباد والا تجرباتی فارم ہے آپ نے پچھلے سے پچھلے اجلاس میں اس پر ایک کمیٹی بنائی تھی جس کی ایوان میں ابھی تک رپورٹ نہیں آئی۔انہوں نے اس کے جواب میں بتایا ہے کہ 553.795 ملین روپے خرچ ہورہے ہیں اور 340.783 ملین روپے اس سے آمدن ہورہی ہے یعنی سارا پلے سے ہی جارہا ہے۔ خضرآباد فارم کی زمین جو کہ حکومت پنجاب نے انہیں دی ہوئی ہے وہ بھینسوں اور کجلی بھیڑوں کی نئی نسل تیار کرنے کے لئے دی ہوئی ہے لیکن انہوں نے یہ ساری زمین ٹھیکے پر دے دی ہے۔اس پر جناب نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس کی رپورٹ ابھی تک نہیں آئی۔ کمیٹی کے چیئرمین صاحب بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں یہ اس بارے میں بتادیں کہ اس کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: جی،اس کی رپورٹ پیش ہوچکی ہے اس کی کاپی آپ کو دے دیں گے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا!اس سلسلے میں کمیٹی بھی بنائی گئی تھی۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس فارم کا کل رقبہ 7ہزار7سو ایکڑ تھا۔اس میں سے کچھ زمین پٹہ پر دی گئی ہے اور کچھ ان کے زیر خود کاشت ہے جس کی تفصیل بھی موجود ہے۔ کمیٹی کی جو رپورٹ آئی تھی اس میں بھی یہی بات تھی۔اس کے علاوہ یہ فیصلہ بھی کیا گیا تھا کہ پہلے ان کا rent تین ہزار روپے تھا جسے بڑھا کر ان کی categories بنائی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو اس پٹہ کی assessment کرتی ہے۔ جس کے بعد اب اس کا rent سات ہزار اور دس ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔ میرے پاس اس کی تفصیل موجود ہے۔ موضع کالر کا پٹہ دس ہزار روپے کر دیا گیا ہے،اسی طرح روال کا سات ہزار روپے کیا گیا ہے، کوٹ کمبوہ دس ہزار روپے، جھاویں دس ہزار، چک عمر سات ہزار۔اسی طرح سے ان کے rent تین ہزار سے بڑھا کر دس ہزار روپے تک کر دیئے گئے ہیں لیکن وہ لوگ کورٹ میں چلے گئے ہیں۔ان میں سے 385 پٹہ داروں کے خلاف arrears of Land Revenue کے طور پر ان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے اور ان میں سے 301 پٹہ داروں نے ہائیکورٹ میں رٹ دائر کر دی ہے اور اب ہائیکورٹ نے ان کو stay دے دیا ہے۔23 تاریخ کو ان کی hearing تھی کیس leftover ہوگیا ہے۔اب ہم early hearing کے لئے ہائیکورٹ سے رجوع کر رہے ہیں۔ جو کمیٹی کی سفارشات تھیں ان کو implement کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے تھے لیکن ان اقدامات کے نتیجہ میں پٹہ دار کورٹ میں چلے گئے اور اب یہ معاملہ subjudice ہوگیا ہے۔

رانا محمد افضل خان:جناب سپیکر!بہت شکریہ۔آپ نے میری سربراہی میں جو کمیٹی بنائی تھی ہم وہاں پر بھی گئے تھے۔اس میں اصل معاملہ یہ تھا کہ rules کے مطابق defaulters کو notices دینے ہوتے ہیں اس کے علاوہ rules کے مطابق محکمہ نے جو کارروائی کرنی ہوتی ہے وہ نہیں کی جا رہی تھی جس کی وجہ سے بہت سارے dues جو تھے وہ overdue میں convert ہو گئے۔اس کے علاوہ ہم نے وہاں پر farm introduce کروائے ایک check list بنائی کہ محکمہ ہر دو تین مہینے کے بعد اس فارم کا progressive control کرے گا۔کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا اور محکمہ نے ہم سے وعدہ کیا کہ اس check list system کو تمام farms کے اندر introduce کریں گے۔میرا سوال وزیر صاحب سے یہ ہے کہ کیا وہ طریق کار جو کمیٹی نے ان کو وضع کر کے دیا تھا farm design کر کے دیا تھا تاکہ محکمہ اس پر efficiently کام کر سکے کیا وہ کام کر دیا گیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!اس میں جو اقدامات تجویز کئے گئے تھے اس کی روشنی میں دو issue ہیں۔ایک تو یہ اقدام کیا گیا ہے کہ فارم کا کل رقبہ 7ہزار7سو ایکڑ ہے جس میں سے 16 سو ایکڑ رقبہ پنجاب لائیوسٹاک ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کو دیا گیا ہے۔باقی پر جو پٹہ داران ہیں،لوگ جو اس پر بیٹھے تھے وہ inherited ہیں جیسے ہی یہ farm transfer ہوا تھا اس کے ساتھ ہی یہ لوگ بھی transfer ہو گئے تھے اور اس کے متعلق میرے پاس بورڈ آف ریونیو کی کاپی بھی موجود ہے۔اس میں لکھا ہوا ہے کہ یہ مزارعین فارم کے ساتھ بطور lessee کام کریں گے۔جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ان کا rent صرف تین ہزار روپے تھا۔رانا صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی نہیں کی جا رہی تھی۔میں یہ عرض کروں گا کہ اس کا بھی ایک طریق کار ہے پہلے ان کو نوٹس دیا جاتا ہے اور پھر بقایاجات کے طور وصول کئے جاتے ہیں۔چنانچہ محکمہ نے 358 پٹہ داران کے خلاف ڈسٹرکٹ کلکٹر کے پاس cases دائر کئے ہیں اور بطور arrears of land rent وصولی کے لئے کارروائی کی ہے۔اب یہ لوگ ہائیکورٹ میں چلے گئے ہیں اور انہوں نے ہائیکورٹ سے stay لے لیا ہے اور ان کی 23 تاریخ کو پیشی تھی اور اب وہ کیس leftover ہو گیا ہے---

جناب سپیکر:وہ یہ بات کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی کی جو recommendations تھیں آپ نے اس کی implementation کے لئے کچھ کیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!Recommendations

بھی میرے پاس موجود ہیں میں اسے پڑھ دیتا ہوں اور پھر یہ بھی بتاتا ہوں کہ ہم نے اس پر کیا ایکشن لیا ہے۔اس میں یہ سفارشات ہیں کہ land rent بڑھایا جائے، land rent arrear declare کیا جائے اس کے علاوہ فارم کے موجودہ مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے۔۔۔

MR SPEAKER: Now, the matter is subjudiced in the court.

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): فارم کی تنظیم نو کے لئے فارم کا انتظام بورڈ کو دینے کی تجویز کو منظور کیا جاتا ہے۔ان recommendations پر جب کارروائی شروع کی گئی تو پٹہ داران کورٹ میں چلے گئے اور انہوں نے stay لے لیا ہے۔اس کو بھی ہم pursue کر رہے ہیں تاکہ اس کی early hearing ہو سکے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں صرف اتنی عرض کرنا چاہوں گا کہ پٹہ نامہ کے پیچھے شرائط لکھی ہوتی ہیں اور اس میں conditions of performance ہوتی ہیں اگر تو وہ پٹہ دار ان conditions of performance کو fulfill نہیں کرتا تو اس پر محکمہ نے کارروائی کرنی ہوتی ہے۔ اگر محکمہ کارروائی نہیں کرتا تو پھر ان پٹہ داران کا right create ہو جاتا ہے ۔یہاں پر performance of department کا سوال ہے جس کے لئے ہم نے periodical control کے لئے check lists بنائیں تھیں۔اب میں سوال نہیں پوچھنا چاہوں گا بلکہ میری درخواست ہو گی کہ ہماری جو recommendations تھیں ان کو implement کریں تاکہ اس سے محکمہ کی efficiency بڑھے۔دوسرے farms میں ان اصلاحات کو introduce کیا جائے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے ورنہ محکمہ کو عدالت میں support نہیں ملے گی اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ کمیٹی کی سفارشات پر یہ کارروائی تو کریں۔شکریہ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔انہوں نے آپ کی بات نوٹ کر لی ہے۔اگلا سوال محترمہ سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: سوال نمبر 8553۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا۔تجرباتی فارم مویشیاں کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*8553: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تجرباتی فارم مویشیاں ضلع سرگودھا کا کل رقبہ کتنا ہے نیز اس میں سے کتنا رقبہ کس کو اور کب پٹے پر دیا گیا؟

(ب) اس رقبے سے حکومت پنجاب کو سال 2008 سے آج تک کتنی آمدن ہوئی، نیز یہ رقبہ فی ایکڑ کتنی رقم پر کس مجاز اتھارٹی کی اجازت سے پٹے پر دیا گیا؟

(ج) حکومت نے ابھی تک کتنی رقم پٹے داروں سے وصول کرنی ہے پٹہ داران کے نام و پتاجات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) تجرباتی فارم مویشیاں خضر آباد کا کل رقبہ 7700 ایکڑ ہے۔ اس میں سے 5897 ایکڑ رقبہ 613 پٹہ داروں کو پٹہ پر دیا گیا ہے۔ یہ پٹہ داران موروثی ہیں اور 1980 میں اس فارم کی محکمہ کو منتقلی کے بعد سے اب تک رقبہ ان پٹہ داران کے پاس ہے۔ ان پٹہ داران کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس رقبہ سے سال 2008 سے آج تک 113.242 ملین روپے آمدن ہوئی۔ فی ایکڑ ٹھیکہ کی شرح کا تعین کمیٹی کرتی ہے جس کا دارومدار اراضی کی حیثیت پر ہے۔ جملہ ٹھیکیداران موروثی ہیں تاہم مجاز اتھارٹی فارم سپرنٹنڈنٹ ہے۔ فی ایکڑ ٹھیکہ کی شرح مختلف اراضی کے لئے مختلف ہے جو -/3000 روپے فی ایکڑ سے -/10,000 روپے تک فی ایکڑ ہے۔

(ج) پٹہ داران کے ذمہ واجب الوصول رقم مبلغ 01 کروڑ 25 لاکھ 02 ہزار 637 روپے ہے۔ تفصیل پٹہ داران بمعہ واجب الوصول رقم ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے جز (ب) کے جواب میں جو rates بتائے ہیں اس میں فی ایکڑ ٹھیکہ کی شرح مختلف اراضی کے لئے مختلف ہے جو -/3000 روپے فی ایکڑ سے -/10,000 روپے تک فی ایکڑ تک ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ سرگودھا کے جس ایریا کی بات ہو رہی ہے وہ انتہائی زرخیز زمین ہے۔ وہاں پر پٹہ کی market price پچیس سے تیس ہزار روپے ہے اور جس specific area کی یہاں بات ہو رہی ہے وہاں پر پٹہ کا ریٹ چالیس سے پچاس ہزار روپے فی ایکڑ ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ سرکار ان پر اتنی مہربانی کیوں کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: تھوڑا سا یہ خیال کرتے ہیں کیونکہ وہ موروثی پٹہ داران ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اگر وہ ان کا خیال کرتے ہیں تو حکومت کا بھی خیال کریں کہ حکومت overdraft پر چل رہی ہے۔ پہلے اپنا گھر پورا کریں پھر کسی کا خیال کریں۔ مجھے یہ اس کی وجہ بتادیں؟

جناب سپیکر: وہ عوام پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے۔ وزیر صاحب! آپ اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور پہلے بھی گزارش کی ہے کہ 1980 میں یہ فارم لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کو منتقل ہوا، زرعی اصلاحات میں یہ زمین خضر حیات ٹوانہ صاحب سے لی گئی تھی۔ اس میں یہ بات لکھی گئی ہے اور اس کی بورڈ آف ریونیو کی طرف سے میرے پاس چٹھی بھی موجود ہے یہ مزارعین بطور lessee کام کریں گے۔ اب ان کا پٹہ جو تین ہزار روپے تھا اس کو۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کو اب چھوڑ دیں اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! میں تھوڑی سی گزارش کروں گا۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! یہ ان کے پٹہ کا ریٹ کیوں نہیں بڑھاتے؟

جناب سپیکر: انہوں نے ان کے پٹہ کا ریٹ بڑھا دیا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! تین ہزار روپے سے بڑھا کر دس ہزار روپے کر دیا گیا ہے لیکن وہ کورٹ میں چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو دس ہزار تک پہنچ گئے ہیں۔ اتنی بڑی چھلانگ لگا دی ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! انہوں نے تو اس پر بھی stay لے لیا ہے اور اب یہ معاملہ subjudice ہو گیا ہے۔

MR SPEAKER: The matter has become subjudiced and now, pending for adjudication.

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! ٹھیک ہے یہ معاملہ اب subjudice ہو گیا ہے۔ جس بات کا ان کے پاس حل نہیں ہوتا تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ معاملہ subjudiced ہے۔ 1980 سے جو ریٹ چل رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ جو معاملہ کورٹ میں ہو اس کو یہاں discuss نہیں کیا جا سکتا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں اپنا دوسرا ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ جواب کے جز (ج) میں محکمے نے یہ own کیا ہے کہ پٹہ داران کے ذمہ واجب الوصول رقم ایک کروڑ 25 لاکھ دو ہزار چھ سو ستنتیس روپے ہے اور اس کی جو تفصیل فراہم کی گئی ہے اس میں واجب الادا رقم میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور in the end یہ figure کروڑ روپے میں چلی گئی ہے۔ لہذا معزز وزیر صاحب یہ وصولی نہ ہونے کی وجوہات بتا دیں اور میں ان سے یہ بھی پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر annual increase کی جاتی ہے تو وہ کس rate اور کس criteria کے تحت کی جاتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اس کے لئے ایک کمیٹی ہوتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے پارلیمانی سیکرٹری کون ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): مظفر گڑھ سے ہمارے ایم پی اے ہیں۔

معزز ممبران: ان کو اپنے پارلیمانی سیکرٹری کے نام کا بھی پتا نہیں ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! لنگڑیال صاحب ہیں اس کے لئے ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے یہ کمیٹی عون محمد ڈی ڈی او آر، رانا عبدالمجید ڈی او (زراعت) رانا عبدالشکور، ڈی او آر سرگودھا اور محمد جمیل بسراء پر مشتمل ہے جو زمین کی زرخیزی، پانی کی فراہمی اور زمین کتنی آباد ہے کے لحاظ سے assess کرتی ہے کہ کتنا rent ہونا چاہئے۔ زرعی اصلاحات میں وہی زمین چھوڑی جاتی ہے جو کم صلاحیت کی ہوتی ہے، 1972 کی زرعی اصلاحات میں یہ زمین چھوڑی گئی تھی وہاں سیم بھی ہے اس لئے reassess کر کے کیٹیگری A کے لئے rent تین ہزار روپے سے بڑھا کر دس ہزار روپے، کیٹیگری B کے لئے آٹھ ہزار روپے اور کیٹیگری C کے لئے تین ہزار روپے رکھا گیا تھا

لیکن اس کے باوجود جب رینٹ وصولی کی بات آئی تو تمام پٹہ داران کورٹ میں چلے گئے۔معزز عدالت نے جو آرڈر جاری کئے ہیں وہ بھی میرے پاس موجود ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب کی بات سے satisfied نہیں ہوں چونکہ یہ کوئی جواب نہیں ہے۔یہ تفصیل میرے ہاتھ میں ہے اور ان کے محکمے نے خود own کیا ہے کہ جب سے good governance آئی ہے، ان کی حکومت آئی ہے تو payable amount میں increase آیا ہے اس کا مطلب ہے کہ ان کا محکمہ incapable ہے اور یہ جس ایریا کی بات کر رہے ہیں آپ خود دیکھ لیں کہ وہاں پر ہر سال bumper crop ہو رہی ہے اور وہاں کوئی national calamity نہیں ہے اور کچھ بھی نہیں ہے اس لئے اس کی کوئی excuse نہیں ہے۔یہ لوگوں کو facilitate کرنے کا نام لے رہے ہیں لیکن پہلے House کو یہ تو بتائیں کہ وہ کون لوگ ہیں جن کو اس طرح facilitate کر کے گورنمنٹ اور عوام کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے؟ جہاں پر مارکیٹ value چالیس سے پینتالیس ہزار روپے ہے وہاں یہ کوئی خیرات کی چیز نہیں ہے کہ تین ہزار سے دس ہزار روپے فی ایکڑ پٹہ دیا ہوا ہے۔اس House کے ممبران dumb and duffer نہیں ہیں کہ جن کو یہ بتانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ عوام کو facilitate کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔یہ directly اپنے پیاروں کو نوازنے کی ایک effort ہے جو ان کی گورنمنٹ بھی کر رہی ہے اور معزز وزیر صاحب بھی کر رہے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں گورنمنٹ آف دی پنجاب کا لونی ڈیپارٹمنٹ کا لیٹر پڑھ رہا ہوں۔

> The Live Stock Department shall manage the farm under the direct management at Khizarabad and through lessee at Karla and other units. For this purpose, the tenders in cultivation possession in Khizarabad should be transferred to the other unit where the management is to be done through lessee. Status of tenders shall be changed to lessee who will pay land rent in the from approved by livestock.

اس لیٹر کے تحت یہ منتقل ہوا ہے آگے عدالت کا بتا رہا ہوں کہ یہ writ جسٹس منصور علی شاہ صاحب کی عدالت میں pending ہے، میاں جمیل ان کے وکیل ہیں اور انہوں نے آرڈر میں لکھا ہے کہ:

> Notice for the above such date till the next date of hearing no adverse action shall be taken against the petitioner, regarding to rent as long as the petitioner continues to pay previous rent.

یہ عدالت میں چلے گئے ہیں اور انہوں نے stay لیا ہوا ہے رٹ نمبر 11561/2011 ہے۔ ہم نے رینٹ بڑھا کر دس ہزار روپے کیا تو وہ اسے ادا کرنے کی بجائے عدالت میں چلے گئے ہیں، 385 لوگوں کے خلاف رینٹ وصول کرنے کی کارروائی کی گئی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! وزیر صاحب ہمیں 2011 کا قصہ سنا رہے ہیں لیکن میں 09-2008 اور 11-2010 2009-10 کا قصہ غم سنا رہی ہوں جہاں سے 19 increase لاکھ روپے سے 37 لاکھ روپے پر آیا اور پھر 37 لاکھ روپے سے 64 لاکھ روپے پر آ گیا ہے، 2011 میں جو writ petition ہوئی ہے آپ اس سے پچھلے دو سالوں کو کیسے justify کریں گے اور یہ وہ ریکارڈ ہے جو ان کے محکمے نے ہمیں دیا ہے ۔جس میں 09-2008 میں -/1906410 روپے ، پھر 10-2009 میں -/3717684 روپے اور اس کے بعد 11-2010 میں 6461,110 روپے، یہ اس payable amount کو کیسے justify کریں گے ؟ اس وقت تو کوئی petition نہیں ہوئی تھی اس کا مطلب ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کی incompetence ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ ---

جناب سپیکر: آرام سے ان کی بات سنیں۔ منسٹر صاحب! جلدی بتا دیں چونکہ ٹائم بھی ختم ہو رہا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ ---

شیخ علاؤالدین: نہیں۔ جناب! نہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر !ایک Rent Assessment Committee بنی ہوئی ہے،ریونیو ڈیپارٹمنٹ اور زراعت کے آفیسرز اس کمیٹی کے ممبر ہیں چونکہ وہاں پانی موجود نہیں ہے اور زمین بھی سیم زدہ ہے اس لئے یہ کمیٹی زمین کی زرخیزی اور پانی کی فراہمی کا موقع دیکھ کر رینٹ assess کرتی آرہی ہے اور یہ اس کے مطابق ہوا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے Question Hour is over now

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر!یہ کمیٹی کی بجائے open auction کیوں نہیں کرتے ؟

جناب سپیکر: اب سوال نہیں ہو سکتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر لے لیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!اسی وقفہ سوالات پر میرا بھی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر!یہ inherent farm ہیں ان میں وہ inherent آرہے ہیں اور ان کے rights ہیں۔ایسا نہیں ہے کہ یہ حکومت پنجاب کے فارم ہیں۔میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی،بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع سرگودھا۔ تجرباتی فارم مویشیاں کی آمدن و اخراجات کی تفصیلات

***8555: محترمہ سیمل کامران:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تجرباتی فارم مویشیاں ضلع سرگودھا کو سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران کتنی آمدن ہوئی، نیز کئے جانے والے اخراجات کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) اس فارم میں کون کون سے مویشی رکھے گئے ہیں نیز ان کی تعداد کیا ہے؟

(ج) جانوروں کی فروخت کا طریق کار کیا ہے نیز متذکرہ عرصے کے دوران کتنے جانور کس قیمت پر فروخت کئے گئے، مکمل تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) اس فارم کی سالانہ آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے (رقم ملین روپے)

	2009-10	2010-11
آمدن	29.042	29.132
اخراجات	28.700	34.711

(ب) اس فارم میں ساہیوال نسل کی گائیں اور کجلی نسل کی بھیڑیں رکھی گئی ہیں۔گائیوں مع بچھڑے و بچھڑیوں کی تعداد 948 ہے جبکہ بھیڑوں مع میمناؤں کی تعداد 1265 ہے۔

(ج) جانوروں کی فروخت کے دو طریق کار ہیں۔

1۔ فروخت برائے نسل کشی:

جانوروں کی نسل کشی کے لئے پرائیویٹ لائیوسٹاک بریڈرز کو نر جانور مقرر کردہ بریڈنگ ریٹ پر فروخت کئے جاتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

بریڈنگ ریٹ:

ا۔ ساہیوال نر جانور زندہ وزن فی کلو (روپے)

اے کیٹیگری	بی کیٹیگری	سی کیٹیگری	ڈی کیٹیگری
200	185	170	150
2۔ کجلی بھیڑ	1تا45دن	46تا90دن	91تا120دن
	7000/- روپے	8000/- روپے	9000/- روپے

2۔ فروخت بذریعہ نیلام عام:

وہ جانور جو فارم پر مقرر کردہ تعداد سے زیادہ ہوں اور جو معیار سے گر جائیں ان کو اخبارات میں مشتہر کر کے نیلام عام کے زریعے فروخت کر دیا جاتا ہے۔

فروخت کئے گئے جانوروں کی تفصیل درج ذیل ہے (قیمت ملین روپے)

سال	نسلی جانور	ناکارہ جانور	قیمت	برائے نسل کشی	قیمت	کل جانور	کل قیمت
2009-10	ساہیوال گائے	138	2.581	98	1.271	236	3.852
	کجلی بھیڑ	246	0.552	306	1.285	552	1.807
2010-11	ساہیوال گائے	122	3.196	91	1.545	213	4.741
	کجلی بھیڑ	200	0.351	280	1.785	480	2.136

پی پی۔181 قصور میں ویٹرنری ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8898: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔181 قصور میں کتنی ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ان کو 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران کل کتنے فنڈز دیئے گئے؟

(ج) یہ فنڈز کن کن مدوں پر خرچ کئے گئے؟

(د) مذکورہ عرصہ میں کتنے جانوروں کا علاج کیا گیا اور ان پر کتنے اخراجات آئے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) حلقہ پی پی۔181 میں 11 ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) ان اداروں کو سال 10۔2009 کے دوران 75 لاکھ 91 ہزار 200 روپے جبکہ سال 11۔2010 کے دوران 90 لاکھ 02 ہزار 240 روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے۔

(ج) یہ فنڈز حسب ذیل مدوں میں خرچ کئے گئے۔

	2009-10	2010-11
ادویات	34لاکھ 44ہزار 690روپے	40لاکھ 55ہزار 310روپے
تنخواہ ملازمین	39لاکھ 62ہزار 430روپے	46لاکھ 83ہزار 970روپے
موبائل وین	68ہزار 410روپے	72ہزار 390روپے
یوٹیلٹی بلز وغیرہ	1لاکھ 16ہزار 430روپے	1لاکھ 90ہزار 570روپے

(د) سال 10۔2009 کے دوران 9570 جانوروں کا علاج کیا گیا اور ان پر 37 لاکھ 20 ہزار 850 روپے خرچ ہوئے جبکہ سال 11۔2010 کے دوران 10990 جانوروں کا علاج کیا گیا اور ان پر 37 لاکھ 79 ہزار 150 روپے خرچ ہوئے۔

ضلع خانیوال، تجرباتی فارم مویشیاں اللہ داد جہانیاں کی کارکردگی کی تفصیلات

*9029: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تجرباتی فارم مویشیاں اللہ داد جہانیاں ضلع خانیوال میں کن مویشیوں اور جانوروں کے تحفظ اور ان کی پیداواری صلاحیتوں پر کام ہو رہا ہے؟

(ب) مذکورہ فارم کی 2010 کے دوران کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) تجرباتی فارم اللہ داد جہانیاں میں بیتل بکریوں اور لوہی بھیڑوں کے تحفظ اور پیداواری صلاحیتوں پر کام ہو رہا ہے۔

(ب) مذکورہ فارم کی 2010 کے دوران کارکرگی کو بہتر بنانے کے لئے درج ذیل اقدامات اُٹھائے گئے۔

1۔ زراعت کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے ایک ٹیوب ویل نصب کیا گیا تاکہ جانوروں کے لئے سبز چارہ کی پیداوار بہتر بنائی جاسکے۔

2۔ جانوروں کے لئے اپنی مدد آپ کے تحت دو شیڈ تعمیر کئے گئے تاکہ جانوروں کی ہاؤسنگ بہتر ہو سکے۔

3۔ 6930 فٹ پختہ کھال کی تعمیر محکمہ واٹر مینجمنٹ کی مدد سے کی گئی ہے۔

4۔ 432 ایکڑ سبز چارہ جانوروں کے لئے کاشت کیا گیا ہے۔

ضلع خانیوال۔2010 کے دوران کئے گئے چالان و جرمانوں کی تفصیلات

*9060: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیرامور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں انسداد بے رحمی حیوانات نے 2010 کے دوران کل کتنے چالان کئے اور کتنا جرمانہ وصول کیا؟

(ب) کتنے چالان عدالتوں میں زیرالتواء ہیں اور کب سے؟

(ج) کیا محکمہ کے عملہ انسداد بے رحمی کے پاس اختیارات ہیں کہ وہ ان جانوروں کو اپنی تحویل میں لے لیں جن پر بہت زیادہ تشدد کیا گیا ہو یا کیا جارہا ہو؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع خانیوال میں انسداد بے رحمی حیوانات کا کوئی منظور شدہ دفتر نہ ہے لہذا ضلع خانیوال میں کوئی چالان کیا گیا ہے اور نہ ہی جرمانہ وصول کیا گیا ہے۔

(ب) کوئی چالان عدالت میں زیرالتواء نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! محکمہ انسداد بے رحمی حیوانات کے عملہ کے پاس اختیارات ہیں کہ جن جانوروں پر زیادہ تشدد کر کے زخمی کر دیا گیا ہو یا کیا جا رہا ہو، ان کو اپنی تحویل میں لے سکتے ہیں۔

لاہور کے مذبح خانوں کی تفصیلات

*9065: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مذبح خانوں میں ذبح کئے جانے والے جانوروں کی صحت اور ان کے گوشت کے انسانی استعمال(Human consumption)کے لئے صحیح ہونے کی تصدیق محکمہ کی ذمہ داری ہے؟

(ب) لاہور کے مذبح خانوں میں روزانہ اوسطاً کتنے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور ان مذبح خانوں میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹرز اور عملہ تعینات ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی نہیں۔ پنجاب لوکل گورنمنٹ کی شق نمبر54-A(h)viکے تحت یہ ذمہ داری متعلقہ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ہے البتہ جہاں ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن کے پاس ویٹرنری ڈاکٹر نہیں ہوتے وہاں پر محکمہ کے ویٹرنری آفیسر زیہ سہولت ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن کو اعزازی طور پر مہیا کرتے ہیں۔

(ب) لاہور کے مذبح خانوں میں روزانہ اوسطاً4135چھوٹے جانور (بھیڑ، بکریاں)اور165 بڑے جانور (بھینس، گائے) ذبح ہوتے ہیں۔

ان مذبح خانوں میں چھ ویٹرنری ڈاکٹر اور چار ویٹرنری اسسٹنٹ تعینات ہیں۔

سرگودھا۔ تحصیل بھلوال میں ویٹرنری ہسپتال کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9427: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل بھلوال سرگودھا میں کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں کو سال10-2009اور11-2010کے دوران سالانہ کتنی گرانٹ ہسپتال وار دی گئی؟

(ج) ان ہسپتالوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل اسامی اور گریڈ وار بتائیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں سالانہ اندازاً کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں سات ویٹرنری ہسپتال ہیں۔

(ب) ان ہسپتالوں کو سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران سالانہ درج ذیل گرانٹ برائے مرمت وادویات کی صورت میں ہسپتال وار دی گئی۔

ویٹرنری ہسپتال	گرانٹ 10۔2009 ملین روپے	گرانٹ 11۔2010 ملین روپے
بھلوال	0.884 ملین	0.051 ملین
دیووال	0.400 ملین	0.040 ملین
چک مبارک	0.262 ملین	0.040 ملین
میانی	0.301 ملین	0.045 ملین
پھلروان	0.098 ملین	0.051 ملین
بھیرہ	0.298 ملین	0.047 ملین
چک 3 شمالی	0.066 ملین	0.030 ملین

(ج) ان ہسپتالوں میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) ان ہسپتالوں میں سالانہ تقریباً 70 ہزار جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی، ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9440: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی کی حدود میں کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں؟

(ب) ان کے سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) کتنے ہسپتالوں کی عمارات خستہ ہیں اور کتنوں کی عمارات ان کی ضروریات کے مطابق ناکافی ہیں؟

(د) حکومت ان ہسپتالوں کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع راولپنڈی میں 13 ویٹرنری ہسپتال کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان ہسپتالوں کے سال10۔2009 اور 11۔2010 کے اخراجات کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

سال	اخراجات
10۔2009	13.819 ملین روپے
11۔2010	13.974 ملین روپے

(ج) صرف شفاخانہ حیوانات راولپنڈی اور مندرہ کی اپنی عمارات نہ ہیں۔

(د) ضلعی حکومت ان دونوں ہسپتالوں کی نئی عمارات کی تعمیر کے لئے اراضی کے حصول کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی کا قیام و دیگر تفصیلات

*9441: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی کب وجود میں آیا؟

(ب) اس انسٹیٹیوٹ کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ج) اس انسٹیٹیوٹ کے سال10۔2009 اور 11۔2010 کے اخراجات بتائیں؟

(د) اس کی آمدن کے ذرائع اور اس کی دو سالوں کی آمدن سال وار بتائیں؟

(ہ) اس کے تحت کہاں کہاں پولٹری فارم قائم ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی کا قیام 1978 کو عمل میں لایا گیا۔

(ب)

1۔ دیہی اور تجارتی مرغبانی کی ترقی کے لئے مختلف شعبوں کے مسائل حل کرنے کے لئے تحقیق کرنا۔

2۔ مرغیوں کی مختلف بیماریوں کی تشخیص اور روک تھام۔

3۔ عمدہ نسل کی دیہی مرغیوں اور زرخیز انڈوں کی پیداوار بڑھا کر انہیں گاؤں کی سطح پر دستیاب کرنا۔

4۔ مرغبانی سے متعلقہ ہنرمند افراد کی دستیابی کے لئے مطلوبہ تربیت فراہم کرنا۔

(ج) سال اخراجات (ملین روپے)

2009-10	119.100
2010-11	154.098

(د) آمدن کے ذرائع انڈے، مرغیاں، چوزے، حفاظتی ٹیکہ جات اور خوراک کے پیکٹ وغیرہ کی فروخت ہیں، آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال آمدن	(ملین روپے)
2009-10	34.944
2010-11	42.854

(ہ) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی کے تحت کل نو گورنمنٹ پولٹری فارمز ملتان، بہاولپور، سرگودھا، دینہ، ڈیرہ غازی خان، گجرات، اٹک، بہاولنگر اور میانوالی میں قائم ہیں۔

ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*9442: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کینٹ کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کتنے رقبے پر اس انسٹیٹیوٹ کی عمارت ہے اور کتنے رقبہ پر فصلیں کاشت ہوتی ہیں؟

(ج) اس انسٹیٹیوٹ کا رقبہ کن کن افراد کے پاس لیز/ٹھیکہ/پٹہ پر ہے رقبہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) اس رقبہ کو کب لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دیا گیا تھا اور کتنی رقم فی ایکڑ پر دیا گیا تھا؟

(ہ) اس ادارہ کی آمدن اور اخراجات برائے سال 11-2010 بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کا کل رقبہ 24 ایکڑ ہے۔

(ب) سات ایکڑ رقبہ پر انسٹیٹیوٹ کی عمارات، لیبارٹریز، تجرباتی جانوروں، مرغیوں کے لئے شیڈز اور رہائشی عمارات تعمیر کی گئی ہیں جبکہ باقی سترہ ایکڑ اوپن ایریا ہے جس میں سڑکیں اور پلاٹس شامل ہیں۔ اس انسٹیٹیوٹ کا کوئی رقبہ زیر کاشت نہیں ہے۔

(ج) اس انسٹیٹیوٹ کا رقبہ کسی بھی فرد کے پاس لیز/ٹھیکہ/پٹہ پر نہیں ہے۔

(د) اس انسٹیٹیوٹ کا رقبہ کبھی بھی لیز/ٹھیکہ/پٹہ پر نہیں دیا گیا۔

(ہ) سال 11-2010 کی اس ادارے کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آمدن	اخراجات
74.569 ملین روپے	136.316 ملین روپے

راجن پور-لائیو سٹاک تجرباتی فارم فاضل پور کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*9443: انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لائیو سٹاک تجرباتی فارم فاضل پور ضلع راجن پور کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس فارم پر کون کون سے جانور رکھے گئے ہیں؟

(ج) کتنا رقبہ فارم کے پاس ہے اور اس پر کون کون سی فصلیں کاشت ہوتی ہیں؟

(د) اس فارم کا کتنا رقبہ کن کن کے پاس لیز/ٹھیکہ/پٹہ پر ہے اس کا سالانہ فی ایکڑ/پٹہ/ٹھیکہ/لیز کتنا ہے اور یہ کب دیا گیا تھا؟

(ہ) اس فارم کی سال 11-2010 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لائیو سٹاک تجرباتی فارم فاضل پور ضلع راجن پور کا کل رقبہ 3500 ایکڑ ہے۔

(ب) اس فارم پر ساہیوال نسل کی گائیں اور بیتل نسل کی بکریاں رکھی گئی ہیں۔

(ج) فارم کے پاس 2397 ایکڑ رقبہ ہے اس میں سے 171 ایکڑ رقبے پر سڑکیں اور عمارات ہیں۔ 1476 ایکڑ رقبہ غیر آباد ہے جو کہ چراگاہ کے لئے استعمال ہوتا ہے اور 750 ایکڑ رقبہ خود کاشت ہے جو کہ نہری ہے اس پر درج ذیل فصلیں کاشت کی جاتی ہیں:

1۔ چارہ جات: سدابہار، مکئی، باجرہ، جنتر، برسیم، سرسوں اور جئی۔

2۔ نقدآور اجناس: گندم، کپاس، کماد اور مونجی۔

(د) اس فارم کا 1103 ایکڑ رقبہ 98 مختلف پٹہ داران کے پاس لیز پر ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کا سالانہ ٹھیکہ برائے سال 11-2010 فی ایکڑ 2662 روپے ہے۔ یہ فارم 73-1972 میں محکمہ لائیو سٹاک کو ٹرانسفر ہوا اور ساتھ ہی پٹہ دار بھی ورثہ میں ملے۔

(ہ) اس فارم کی سال11۔2010 کی آمدن10.70 ملین روپے اوراخراجات 34.337 ملین روپے ہیں۔

واہگہ ٹاؤن اور شالامار ٹاؤن میں ویٹرنری ہسپتالوں وڈسپنسریوں کی تفصیلات

*9447: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واہگہ ٹاؤن اور شالامار ٹاؤن کی حدود میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اورڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ان کے سال10-2009اور11-2010 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان میں کس کس جگہ کون کون سی اسامیاں، گریڈ اور عہدہ وار خالی پڑی ہیں؟

(د) ان میں کس کس کی عمارت خستہ حال ہے اور کس کی عمارت ضرورت کے مطابق ناکافی ہے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) واہگہ ٹاؤن اور شالامار ٹاؤن میں9 ویٹرنری ہسپتال اور ایک ویٹرنری ڈسپنسری ہے۔

(ب) ان ہسپتالوں میں10۔2009 میں67 لاکھ روپے خرچ کئے گئے جبکہ سال11۔2010 میں70 لاکھ روپے خرچ آئے۔

(ج) ان ہسپتالوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیریل نمبر	نام ویٹرنری ہسپتال	نام اسامی/عہدہ	گریڈ	تعداد
1	ہونڈوگجراں	ماشکی	1	1
		سویپر	1	1
2	بھیسن	ماشکی	1	1
3	جلو	چوکیدار	1	1
		ماشکی	1	1
4	منہالہ	چوکیدار	1	1
5	تقی پور	ماشکی	1	1
6	پڈھانہ	سویپر	1	1

(د) ان تمام ہسپتالوں کی حالت بہتر ہے اور ضرورت کے مطابق کافی ہے جبکہ ویٹرنری ہسپتال پڈھانہ کی عمارت پاکستان آرمی کے زِیراستعمال ہے اور ہسپتال کے استعمال کے لئے صرف ایک کمرہ ہے جو ناکافی ہے۔لکھوڈیر ویٹرنری ڈسپنسری کی عمارت نہ ہے اور عارضی طور پر یونین کونسل لکھوڈیر کی عمارت میں ہی ویٹرنری ڈسپنسری کا کام انجام دیا جارہا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9475: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں ویٹرنری ہسپتال کتنے ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں کے سال10۔2009اور11۔2010کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں خالی اسامیاں گریڈ اور عہدہ وار بتائیں؟

(د) ان ہسپتالوں کی عمارات کی حالت کیسی ہے، کس کس کی عمارت خستہ حال ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں18ویٹرنری ہسپتال ہیں۔

(ب) ان ہسپتالوں کے سال 10۔2009 اور11۔2010کے اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سال	اخراجات
2009-10	38.211(ملین روپے)
2010-11	42.144(ملین روپے)

(ج) ان ہسپتالوں میں خالی اسامیاں گریڈ اور عہدہ وار درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	خالی
1	ویٹرنری آفیسر ہیلتھ	17	1
2	خاکروب	1	4
3	ماشکی	1	1

(د) ماسوائے سول ویٹرنری ہسپتال گکھڑ منڈی، احمد نگر، قلعہ دیدار سنگھ، اروپ، گلوکی، واہنڈو اور کالی صوبہ کے باقی جُملہ ہسپتالوں کی حالت تسلی بخش ہے۔

ضلع سرگودھا، لائیو سٹاک تجرباتی فارموں کی تفصیلات

*9547: محترمہ زوبیہ رُباب ملک: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ کے لائیو سٹاک تجرباتی فارم کتنے ہیں، ان کے نام اور ان کا رقبہ کتنا ہے تفصیل فارم وار بتائیں؟

(ب) ان فارموں کی سال 10۔2009 اور 11۔2010 کی آمدن اور اخراجات سے آگاہ کریں؟
(ج) ان فارموں پر کون کون سے جانور رکھے ہوئے ہیں، تفصیل فارم وار بتائیں؟
(د) یہ فارم کس کس مقصد کے لئے بنائے گئے تھے؟
(ہ) ان فارموں کی کتنی اراضی کن کن کے پاس لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر ہے، اس کا فی ایکڑ لیز/پٹہ بتائیں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ لائیوسٹاک کا صرف ایک ہی تجرباتی فارم ہے جس کا نام گورنمنٹ لائیوسٹاک تجرباتی سٹیشن خضرآباد ضلع سرگودھا ہے۔ اس کا کل رقبہ 7700 ایکڑ ہے۔

(ب) اس فارم کی سالانہ آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (رقم ملین روپے)

	2009-10	2010-11
آمدن	29.042	29.132
اخراجات	28.700	34.711

(ج) اس فارم میں ساہیوال نسل کی گائیں اور کجلی نسل کی بھیڑیں رکھی گئی ہیں۔ گائیوں مع بچھڑے و بچھڑیوں کی تعداد 948 ہے جبکہ بھیڑوں مع بچوں کی تعداد 1265 ہے۔

(د) فارم کے مقاصد درج ذیل ہیں:۔

- ساہیوال نسل کی گائے اور کجلی بھیڑوں کو محفوظ کرنا۔
- اعلیٰ اوصاف کے بیل اور چھترے پیدا کرنا۔
- نسل کشی کے لئے مویشی پال حضرات اور سیمن پروڈکشن یونٹ کو اعلیٰ اوصاف کے حامل نر مہیا کرنا
- ترقیاتی امور پر جدید تجربات اور تحقیق کرنا۔
- صوبہ بھر میں موجود تعلیمی اور تحقیقاتی اداروں کو تحقیق کے لئے سہولیات مہیا کرنا۔

(ہ) اس فارم کی 5897 ایکڑ اراضی 613 پٹہ داروں کے پاس پٹہ پر ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فی ایکڑ ٹھیکہ کی شرح مختلف اراضی کے لئے مختلف ہے جو -/3000 روپے فی ایکڑ سے -/10,000 روپے تک فی ایکڑ ہے۔

گورنمنٹ لائیوسٹاک تجرباتی فارم رکھ بھونیکی پتوکی کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*9590: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ لائیوسٹاک تجرباتی فارم رکھ بھونیکی پتوکی کا کل رقبہ کتنا ہے؟
(ب) اس فارم کی سال10۔2009اور11۔2010کے اخراجات وآمدن بتائیں؟
(ج) اس فارم پر کل کتنے ملازمین کام کررہے ہیں،ان کے عہدے اور گریڈ بتائیں؟
(د) اس ادارے پر کون کون سے جانور رکھے گئے ہیں؟
(ہ) اس ادارے میں کیا ریسرچ کی جاتی ہے اور اس ریسرچ کے نتیجہ میں سال2007سے آج تک کیا فوائد صوبہ کو حاصل ہوئے ہیں؟
(و) اس ادارے کی کل اراضی کتنی ہے، کتنی ادارے کے پاس ہے اور کتنی کن کن افراد کو لیز/پٹہ /ٹھیکہ پر دی گئی،اس کی سالانہ فی ایکڑ رقم کتنی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):
(الف) گورنمنٹ لائیوسٹاک تجرباتی فارم رکھ بھونیکی پتوکی کا کل رقبہ1079ایکڑ ہے۔
(ب) فارم ہذا کی سال10۔2009اور11۔2010کے اخراجات وآمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	آمدن(ملین روپے)	اخراجات(ملین روپے)
2009۔10	13.105	30.275
2010۔11	18.039	37.934

(ج) اس فارم پر سکیل نمبر ایک تا اٹھارہ کی102اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے5اسامیاں خالی ہیں جبکہ97ملازمین کام کررہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) اس ادارہ میں نیلی راوی نسل کی بھینسیں رکھی جارہی ہیں۔
(ہ) اس ادارہ میں بفیلو ریسرچ انسٹیٹوٹ پتوکی ضلع قصور کے سائنس دانوں کے علاوہ یونیورسٹی آف وٹرینری اینڈ اینمل سائنسز لاہور اور یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد کے پوسٹ گریجویٹ سکالرز کو تحقیق کرنے کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔2007سے مختلف سائنس دانوں نے اٹھارہ تجربات اس تجرباتی فارم پر مکمل کئے ہیں جو کہ زیادہ تر بھینسوں کی خوراک،تولیدی امور اور جانوروں کی نگہداشت کے متعلق ہیں اس ریسرچ کے فوائد محکمہ ہذا کے توسیع عملے کے ذریعے زمینداروں تک پہنچائے جاتے ہیں۔ان کے علاوہ بفیلو بریڈرز ایسوسی ایشن پتوکی کے ممبران کے فارموں پر سائنس دان خود جاکر ان فوائد کو آگے پہنچاتے

ہیں۔ان تجربات کی روشنی میں اب تک جو فوائد حاصل ہوئے ہیں ریسرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) اس ادارے کا کل رقبہ 1079 ایکڑ ہے۔یہ تمام اراضی ادارہ ہذا کے پاس ہے۔اس کا کوئی بھی حصہ لیز/ٹھیکہ پر نہیں دیا گیا ہے۔

ضلع رحیم یار خان، محکمہ کے تجرباتی فارموں کی تفصیلات

*9601:انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ کے تجرباتی فارم کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ہر فارم کا رقبہ کتنا ہے ان کی سال10۔2009اور11۔2010 کی آمدن واخراجات بتائیں؟

(ج) ان فارموں پر کون کون سے جانور رکھے گئے ہیں؟

(د) ان فارموں کے مقاصد کیا ہیں اور یہ اپنے مقاصد میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں؟

(ہ) ہر فارم کا رقبہ کتنا ہے، کتنا رقبہ فارم کے پاس ہے اور کتنا رقبہ لوگوں کو ٹھیکہ/لیز/پٹہ پر، کب، کتنی مالیت فی ایکڑ کے حساب سے دیا گیا ہے؟

(و) کتنے رقبہ پر کن کن افراد نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے، ان سے کب تک قبضہ واگزار کروالیا جائے گا؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ کے زیر انتظام کوئی تجرباتی فارم موجود نہ ہے۔

(ب) غیر متعلقہ ہے۔

(ج) غیر متعلقہ ہے۔

(د) غیر متعلقہ ہے۔

(ہ) غیر متعلقہ ہے۔

(و) غیر متعلقہ ہے۔

لاہور-یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینمل سائنسز راوی کیمپس کے ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*9657: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینمل سائنسز راوی کیمپس کا 50 فیصد ترقیاتی کام تاحال التواء کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فنڈز کی عدم دستیابی کی بناء پر یونیورسٹی ہذا کی تعلیمی و تحقیقی سرگرمیاں بھی تعطل کا شکار ہیں؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یونیورسٹی ہذا کے زیر التواء ترقیاتی کام جلد نمٹانے اور فنڈز فراہم کر کے تعلیمی و تحقیقی سرگرمیاں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) درست ہے۔

(ب) دو فیکلٹیز راوی کیمپس شفٹ ہو چکی ہیں جہاں پر تین ڈگری کورسز میں 58 اساتذہ اور 391 طلباء راوی کیمپس پر موجود ہیں۔ یہ درست ہے کہ تعلیمی و تحقیقی سرگرمیاں جزوی طور پر تعطل کا شکار ہیں مگر وہاں پر جو پراجیکٹ مکمل ہو چکے ہیں، مندرجہ ذیل ہیں۔

1. دو فیکلٹی بلڈنگز
2. سمال رومیننٹس ٹریننگ اینڈ ریسرچ سنٹر
3. کمپیوٹرائزیشن اینڈ نیٹ ورکنگ
4. ٹریننگ و ریسرچ فیسلیٹیز فار ڈیپارٹمنٹ آف وائلڈ لائف اینڈ ایکو سسٹم
5. اینیمل ہاؤس
6. ٹریننگ و ریسرچ فیسلیٹیز فار فیشریز اینڈ ایکوا کلچر
7. ٹریننگ فیسلیٹیز فار ہیومین ریسورس ڈویلپمنٹ (ہاسٹل برائے 100 طلباء، 02 عدد رہائش گاہیں اور ہاسٹل برائے وزیٹنگ فیکلٹی)
8. میڈیکل ہیلتھ سنٹر

جو مکمل ہونے والے ہیں درج ذیل ہیں:۔

1. پولٹری اینڈ ڈیری اینمل ٹریننگ اینڈ ریسرچ سنٹرز
2. ڈیری ٹریننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سنٹر
3. پیٹ بریڈنگ (Pet Breeding) اینڈ ٹریننگ سنٹر

(ج) حکومت اپنی ترجیحات کے مطابق ہر شعبے کے لئے فنڈز مختص کر رہی ہے۔ سال 11-2010 کے دوران یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز راوی کیمپس میں جاری ترقیاتی منصوبوں کے لئے 88.971 ملین روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں۔ حکومت کی حتی الوسع کوشش ہے کہ آئندہ مالی سالوں میں مزید فنڈز فراہم کر کے ترقیاتی منصوبوں میں جزوی تعطل کو دور کیا جائے۔

لاہور-سلاٹر ہاؤسز میں ہزاروں بیمار جانوروں کو ذبح کرنے کی تفصیلات

*9835: چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع 5 سرکاری سلاٹرز ہاؤسز میں روزانہ ہزاروں بیمار، مردہ، زخمی جانوروں کو ذبح کیا جانے لگا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لائیو سٹاک ڈاکٹروں نے قصابوں سے فی جانور مبلغ۔/3000 روپے مک مکا کیا ہوا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذبح خانوں کی پڑتال و چیکنگ کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی نہیں۔ لاہور میں صرف 3 سرکاری سلاٹر ہاؤس ہیں۔ جن کے مکمل انتظامی امور کی دیکھ بھال، پنجاب لوکل گورنمنٹ کی شق نمبر 54-A(h),vi کے تحت متعلقہ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن کے ذمہ ہے۔ جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے بھی متعلقہ ڈاکٹر اس کا چیک اپ کرتا ہے اور بعد میں بھی گوشت کی چیکنگ ہوتی ہے۔ سلاٹر ہاؤس میں بغیر چیک اپ کے کوئی بھی جانور ذبح نہیں ہوتا لہذا یہ درست نہ ہے کہ بیمار، مردہ جانور سلاٹر ہاؤس میں ذبح کئے جاتے ہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جز(ب)کا جواب اثبات میں نہ ہے۔

لاہور میٹ کمپنی کی طرف سے ناقص گوشت مارکیٹ میں فروخت کرنے کی تفصیلات

*10035: چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میٹ کمپنی(LMC) نے ابھی تک فارمنگ شروع نہ کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ معیاری گوشت کے نام پر مذکورہ کمپنی مارکیٹ میں ناقص گوشت فروخت کررہی ہے اور یہ غیر معیاری گوشت مقامی مذبح خانوں سے خرید کر بیچا جارہا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ بات درست نہیں ہے کہ لاہور میٹ کمپنی نے خود فارمنگ کرنا تھی۔ فارمرز نے خود فارم بنانا تھے۔ کمپنی کے ذمہ اُن کی تکنیکی ومالی معاونت تھی جوکہ کمپنی احسن طریقہ سے سرانجام دے رہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ لاہور میٹ کمپنی نے تجرباتی طور پر حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق صحت مند گوشت فراہم کرنے کے لئے سات ماہ کے لئے ایک ماڈل شاپ کاآغاز کیا تھا۔

(ج) جز(ب)کے جواب کی روشنی میں یہ غیر متعلقہ ہے۔

ضلع قصور: لائیوسٹاک ایکسپریمنٹ سٹیشن بھونیکی کی تفصیلات

*10220: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لائیوسٹاک ایکسپریمنٹ سٹیشن بھونیکی ضلع قصور کتنے رقبہ پر قائم ہے؟

(ب) اس ایکسپریمنٹ سٹیشن کے قائم کرنے کے مقاصد کیا تھے؟

(ج) اس ایکسپریمنٹ سٹیشن میں کس کس قسم اور نسل کے جانور رکھے گئے ہیں؟

(د) اس سٹیشن پر اس وقت جو ملازمین کام کررہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ سے آگاہ کریں؟

(ہ) اس سٹیشن کی مالی سال09۔2008اور10۔2009 کی سالانہ آمدن اور اخراجات سے آگاہ کریں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لائیوسٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن بھونیکی (پتوکی) ضلع قصور1079ایکڑ رقبہ پر قائم ہے۔

(ب) اس ایکسپیریمنٹ سٹیشن کے قائم کرنے کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:۔

1۔ بھینسوں کی دیکھ بھال اور پرورش۔

2۔ بھینسوں کے کٹڑوں کو مستقبل کی نسل کشی کے لئے پالنا اور زمیندار حضرات کو نسل کشی کے لئے اعلیٰ نسل کے سانڈ مہیا کرنا۔

3۔ متوازن خوراک انمول ونڈا کی تیاری اور زمیندار حضرات کو فراہم کرنا۔

4۔ زرعی اور ڈیری فارمنگ میں جدید مشینی طریقوں کا استعمال۔

5۔ بھینسوں اور کٹڑوں کی جنسی صلاحیت اور پیداوار بڑھانے کے لئے مختلف تجربات کرنا۔

(ج) اس ایکسپیریمنٹ سٹیشن پر نیلی راوی نسل کی بھینسیں پالی جارہی ہیں۔

(د) اس وقت جو ملازمین کام کررہے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران اس سٹیشن کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	آمدنی (ملین روپے)	اخراجات (ملین روپے)
2008۔09	11.129	29.830
2009۔10	13.105	30.275

بہاولنگر: سرکاری پولٹری فارمز کو نیلام نہ کرنے کی تفصیلات

*10350: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولنگر میں سرکاری پولٹری فارمز کی تعداد10 کے قریب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت مذکورہ پولٹری فارمز کو نیلام عام کررہی ہے جبکہ یہ پولٹری فارم منافع بخش ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بہاولنگر کے مذکورہ پولٹری فارمز کو نیلام نہ کرنے کو تیار ہے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی نہیں۔ بہاولنگر میں سرکاری پولٹری فارم کی تعداد ایک ہے۔

(ب) جی ہاں۔ حکومت مذکورہ پولٹری فارم کو نیلام کر رہی ہے چونکہ یہ پولٹری فارم نفع بخش نہ ہے نیز شہری حدود میں واقع ہونے کی وجہ سے آلودگی کا باعث بھی ہے۔

(ج) اس جز کا جواب جز(ب) مندرجہ بالا میں آ چکا ہے۔

خوشاب: پی پی۔39 میں ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*10546: **ملک محمد جاوید اقبال اعوان**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔39 خوشاب میں کتنے ویٹرنری ہسپتال یا سنٹرز ہیں، ہر ہسپتال میں کتنا سٹاف تعینات ہے اور کیا کیا سہولیات دی جا رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا ہسپتالوں میں پیشہ ورانہ سٹاف کی کمی کو پورا کرنے اور ان میں جدید سہولتیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) پی پی۔39 خوشاب میں پانچ ویٹرنری ہسپتال، دو ویٹرنری ڈسپنسریاں اور پندرہ ویٹرنری سنٹرز ہیں۔ ان اداروں میں تعینات سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور سنٹرز میں مویشی پال اور مرغبان حضرات کو جانوروں اور پرندوں کی تشخیص، ان کا علاج معالجہ اور حفاظتی ٹیکہ جات لگائے جاتے ہیں نیز جانوروں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لئے مصنوعی نسل کشی کے علاوہ کرم کش ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مزید برآں زمیندار بھائیوں کو جانوروں کی بہتر طریقے سے پالنا، ان کے لئے متوازن خوراک کا استعمال وغیرہ کے لئے رہنمائی بھی کی جاتی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا ہسپتالوں میں پیشہ ورانہ سٹاف منظور شدہ تعداد سے کچھ کم ہے۔
ویٹرنری آفیسرز کی اسامیوں پر تعیناتی کا عمل زیر تکمیل ہے کیونکہ یہ اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر پُر کی جاتی ہیں جبکہ سکیل پانچ تا پندرہ کی اسامیوں کی بھرتی پر حکومت پنجاب کی طرف سے پابندی عائد ہے۔

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! جوابات کے لئے پانچ دس منٹ extend کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں کر سکتے۔

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! خضر آباد وہی فارم ہے جس میں ایک front man کو آگے رکھ کر اس زمین پر تخت لاہور کے حکمرانوں نے قبضہ کیا ہے، وہاں پر اسی خاندان کے ایک چشم و چراغ جو اس اسمبلی میں موجود ہیں اس لوٹ مار میں حصہ لینے کے لئے پوری طرح اپنا role ادا کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ پرانا سوال تھا اس لئے ان کی اس پر نظر نہیں پڑی ورنہ وہ اس سوال کو روک لیتے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ جس طرح آپ کے آفس میں میٹنگ میں طے ہوا تھا کہ وقفہ سوالات کے فوراً بعد ہم نے متفقہ قرارداد لانی تھی۔ یہ قرارداد پیش کر لیں اس کے بعد میجر صاحب گفتگو فرمالیں کیونکہ اب جب یہ بات کریں گے تو پھر اس کا جواب بھی آئے گا اور پھر یہ سلسلہ اور طرف چلا جائے گا۔ یہ متفقہ قراردادیں زیادہ ضروری ہیں اور یہ بات تھوڑی دیر ٹھہر کر بھی ہو سکتی ہے، کل بھی ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں جو بات ہوئی تھی مجھے اسی پر پوائنٹ آف آرڈر دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): چلیں پہلے قرارداد پیش تو ہو جائے۔

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ایک منٹ میرا مائیک تو کھلوائیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! اب آپ کسی بات پر قائم رہنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ اس طرح تو ہمارا معاملہ خراب ہو جائے گا۔ آپ کے لئے important قرارداد آ رہی ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: اگر یہ قرارداد اتنی important تھی تو ممبران موجود کیوں نہیں ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل: جناب والا! 371 کے House میں سے ابھی پچاس ممبران موجود ہیں اور اگر یہ پچاس بندے قرارداد پاس کرتے ہیں چاہے وہ متفقہ بھی ہو تو پھر آپ کیا message بھیج رہے ہیں؟ یہ ایک انتہائی کمزور قرارداد ہو گی جس میں جنوبی پنجاب کی نمائندگی نہیں ہے کیونکہ آپ نے کل رات کو House summon کیا ہے اور آج تین بجے اسے بلایا گیا ہے اس لئے راجن پور، مظفر گڑھ اور ملتان کے جو ممبران لاہور میں موجود نہیں تھے وہ یہاں پر نہیں پہنچ سکے اور یہ ہمارے اس

versionکو درست ثابت کرتے ہیں کہ انتظامی بنیادوں پر جنوبی پنجاب کو صوبہ بنناچاہئے اور آپ کی حکومت نے آج خود یہ ثابت کیا ہے کہ جنوبی پنجاب کے لوگ اس House میں موجود نہیں ہیں بلکہ یہاں اس وقت صرف سنٹرل پنجاب اور لاہور کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ہم نے فیڈریشن آف پاکستان کو بچانے کی بات کرنی ہے، ہم نے بلوچستان کے حقوق اور مسائل پر بات کرنی ہے۔تو کیا آپ بلوچستان کی عوام کو یہ message بھیجیں گے کہ 371 کے ایوان میں سے صرف45معزز ممبران بیٹھے ہوئے تھے۔اگر آپ نے یہ قرارداد پیش کرنی ہے تو اسےpendingکیا جائےاورfull strength کے ساتھ کریں۔ حکومت اور اپوزیشن کے جو اپنی اپنی پارلیمانی پارٹیوں کے لیڈر ہیں وہ اپنے ممبران کی حاضری کو یقینی بنائیں تاکہ بلوچستان کے عوام کے مسائل کے لئے،ان کے حقوق کے لئے پنجاب اسمبلی سے ایک stronger message جائے اور وہ لوگ جو جمہوری نہیں ہیں،نادیدہ قوتیں ہیں ان کو بھی اس پورےHouseکاmessageجانا چاہئے نہ کہ صرف تخت لاہور کا ہو۔بہت مہربانی

چودھری ظہیر الدین خان:جناب سپیکر!میرے فاضل دوست نے اپنی رائے دی ہے۔یہاں پر ہر ایک کو اپنی رائے رکھنے کا حق اور اختیار ہے۔میں ان کی رائے کا احترام کرتا ہوں لیکن قرار داد ہماری طرف سے ایک اظہار رائے ہے۔سب سے پہلے میں نے یہ قرار داد دی تھی اور میرے بعد غالباً پیپلز پارٹی اور حکومتی بنچوں کی طرف سے بھی قرار داد آئی ہے۔آج اجلاس کا پہلا دن ہے اور ہماری قرار داد ریکارڈ پر آچکی ہے۔اگر ہم اس قرار داد کو اپنی کسی بھی اندرونی وجہ سے مؤخر کرتے ہیں تو یہ صحیح پیغام نہیں جائے گا۔میری گزارش ہے کہ اس قرار داد پر اس ایوان نے اپنی رائے کا اظہار کرنا ہے اور اگر چند ارکان بیٹھے ہیں اور اس قرار داد کو پاس کر دیتے ہیں تو یہ پورے ایوان کی طرف سے پیغام جائے گا۔چونکہ یہ اہمیت کی حامل قرار داد ہے لیکن اگر اس کو ہم موخر کریں گے تو پھر اس کی اہمیت میں کمی آئے گی اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس قرار داد مذمت کو مؤخر نہ کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!محترم چودھری ظہیر الدین صاحب نے جو بات کہی ہے میں بھی وہی بات کرنی چاہتا ہوں بلکہ یہ تینResolutionsہیں۔ایکResolution امریکن قرار داد کی مذمت میں ہے،دوسرا Resolution بلوچستان کے عوام کے ساتھ یکجہتی کے حوالے سے اور تیسراResolutionافغانستان میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعہ کے بارے میں ہے۔میں یہ چاہوں گا کہ ان تینوں Resolutions میں سے ایک چودھری ظہیر الدین خان صاحب اور دوسراResolutionذوالفقار گوندل صاحب پیش کریں۔ذوالفقار گوندل صاحب نے ابھی بات کی

ہے کہ اس وقت House میں جنوبی پنجاب کی نمائندگی نہیں ہے۔ابھی تھوڑی دیر پہلے ہم نے جن کو مبارکباد دی ہے ان کا تعلق جنوبی پنجاب سے ہی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں نے یہ کہا تھا کہ وہ نمائندے جو لاہور میں موجود نہیں تھے وہ اجلاس میں نہیں پہنچ سکے۔آج جو ممبران اجلاس میں تشریف لائے ہیں وہ اس لئے پہنچ گئے ہیں کیونکہ وہ یہاں لاہور میں موجود تھے۔دُور دراز علاقوں کے نمائندے جنہوں نے راجن پور یا دوسرے علاقوں سے آنا ہوتا ہے وہ ابھی تشریف نہیں لا سکے۔

جناب سپیکر: .This is no justification اب آپ تشریف رکھیں۔وزیر قانون رانا ثناءاللہ خان، قائد حزب اختلاف راجہ ریاض احمد، چودھری ظہیر الدین، ایم پی اے، مخدوم سید احمد محمود، ایم پی اے اور جناب پرویز رفیق، ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے افغانستان میں بگرام ایئر بیس پر نیٹو فوجیوں کے ہاتھوں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

چودھری ظہیر الدین خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے افغانستان میں بگرام ائر بیس پر نیٹو فوجیوں کے ہاتھوں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے افغانستان میں بگرام ائر بیس پر نیٹو فوجیوں کے ہاتھوں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے افغانستان میں بگرام ائر بیس پر نیٹو فوجیوں کے ہاتھوں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

بگرام ائر بیس (افغانستان) پر نیٹو فوج کے ہاتھوں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کی شدید مذمت

چودھری ظہیر الدین خان: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان افغانستان میں بگرام ایئر بیس پر نیٹو فوجیوں کے ہاتھوں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کی ناپاک جسارت کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔نیٹو فوجیوں کی اس مکروہ حرکت سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔اس قبیح فعل پر نہ صرف یہ ایوان بلکہ پاکستان کا ہر شہری، تمام اقلیتیں اور دنیا بھر کا ہر مسلمان سراپا احتجاج ہے۔یہ ایوان اس واقعہ کو نادانستہ عمل قرار دینے کے امریکی بیانات کو مسترد کرتا ہے کیونکہ کلام اللہ کی بے حرمتی کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ قرآن مجید کی ہر تھوڑے عرصے کے بعد بے حرمتی کروانے کی سازش ہوتی رہتی ہے۔یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ کے ذمہ داران کو فوری گرفتار کر کے بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔یہ ایوان اس امر کی توقع بھی رکھتا ہے کہ اقوام عالم کے تمام مذاہب کے رہنما اس قبیح فعل کی مذمت کرتے ہوئے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی حمایت کریں گے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ جس طرح

اسلام تمام مذاہب کا احترام کرتا ہے اسی طرح اسلام اور اس کی مقدس کتاب کا احترام کیا جانا چاہئے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان افغانستان میں بگرام ایئر بیس پر نیٹو فوجیوں کے ہاتھوں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کی ناپاک جسارت کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔نیٹو فوجیوں کی اس مکروہ حرکت سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔اس قبیح فعل پر نہ صرف یہ ایوان بلکہ پاکستان کا ہر شہری، تمام اقلیتیں اور دنیا بھر کا ہر مسلمان سراپا احتجاج ہے۔یہ ایوان اس واقعہ کو نادانستہ عمل قرار دینے کے امریکی بیانات کو مسترد کرتا ہے کیونکہ کلام اللہ کی بے حرمتی کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ قرآن مجید کی ہر تھوڑے عرصے کے بعد بے حرمتی کروانے کی سازش ہوتی رہتی ہے۔یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ کے ذمہ داران کو فوری گرفتار کر کے بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔یہ ایوان اس امر کی توقع بھی رکھتا ہے کہ اقوام عالم کے تمام مذاہب کے رہنما اس قبیح فعل کی مذمت کرتے ہوئے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی حمایت کریں گے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ جس طرح اسلام تمام مذاہب کا احترام کرتا ہے اسی طرح اسلام اور اس کی مقدس کتاب کا احترام کیا جانا چاہئے۔"

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اس وقت تمام مسلم امہ ایک دل گرفتگی کی حالت میں ہے۔مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی ہے کہ میں یہ قرارداد پیش کروں اور میری پارٹی کی leadership بھی اس بارے میں بہت concerned ہے۔افغانستان جو کہ ہمارا پڑوسی ملک ہے کے اندر ایسے واقعہ کے ہو جانے کو ہم صَرف نظر نہیں کر سکتے۔اس پڑوسی ملک افغانستان میں اس وقت قابض امریکن فوجی بیٹھے ہوئے ہیں ان کی وہاں پر موجودگی ہی کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔اس قرارداد میں ہم نے اپنا displeasure اور اپنے جذبات اس ایوان کے ذریعے یواین او اور اقوام عالم تک پہنچائے ہیں۔اس پر میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں چودھری ظہیر الدین خان کی بات کی تائید کرتا ہوں اور یہ درست ہے کہ اس قسم کے واقعات تسلسل کے ساتھ ہوتے آ رہے ہیں اور ان واقعات سے پوری مسلم اُمہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے اور برصغیر کے مسلمان ان واقعات کے اوپر بہت زیادہ دل گرفتگی اور اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں تو یہ کہہ دینا کہ یہ دانستہ طور پر نہیں ہوا، یہ اس بات کی تلافی نہیں ہے۔ امریکہ اور اُس کی حکومت کو نہ صرف ان واقعات کے اوپر معذرت کرنی چاہیئے بلکہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے اُنہیں کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے جس سے اس قسم کے واقعات دوبارہ نہ دہرائے جائیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے اور پوری مسیحی برادری کی طرف سے اس واقعہ کی مذمت کرنا چاہتا ہوں اور میں گزارش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کے محرکین کے ناموں میں میرا نام بھی لکھ دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کے محرکین میں جناب پرویز رفیق کا نام بھی شامل کر دیا جائے۔ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان افغانستان میں بگرام ایئر بیس پر نیٹو فوجیوں کے ہاتھوں قرآن پاک کو نذرآتش کرنے کی ناپاک جسارت کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ نیٹو فوجیوں کی اس مکروہ حرکت سے پوری دُنیا کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ اس قبیح فعل پر نہ صرف یہ ایوان بلکہ پاکستان کا ہر شہری، تمام اقلیتیں اور دُنیا بھر کا ہر مسلمان سراپا احتجاج ہے۔ یہ ایوان اس واقعہ کو نادانستہ عمل قرار دینے کے امریکی بیانات کو مسترد کرتا ہے کیونکہ کلام اللہ کی بے حرمتی کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ قرآن مجید کی ہر تھوڑے عرصے کے بعد بے حرمتی کروانے کی سازش ہوتی رہتی ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ کے ذمہ داران کو فوری گرفتار کر کے بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ یہ ایوان اس امر کی توقع بھی رکھتا ہے کہ اقوام عالم کے تمام مذاہب کے رہنما اس قبیح فعل کی مذمت کرتے ہوئے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی حمایت کریں گے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ جس طرح

اسلام تمام مذاہب کا احترام کرتا ہے اسی طرح اسلام اور اس کی مقدس کتاب کا احترام کیا جانا چاہئے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: قواعد کی معطلی کی تحریک رانا ثناء اللہ خان، وزیر قانون پنجاب، راجہ ریاض احمد، قائد حزب اختلاف، چودھری ظہیر الدین خان، ایم پی اے اور مخدوم سید احمد محمود، ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر قواعد کو معطل کر کے بلوچستان کے عوام کے حقوق اور اُن کے ساتھ اظہار یکجہتی کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر قواعد کو معطل کر کے بلوچستان کے عوام کے حقوق اور اُن کے ساتھ اظہار یکجہتی کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر قواعد کو معطل کر کے بلوچستان کے عوام کے حقوق اور اُن کے ساتھ اظہار یکجہتی کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر قواعد کو معطل کر کے بلوچستان کے عوام کے حقوق اور اُن کے ساتھ اظہار یکجہتی کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

بلوچستان میں ہونے والی ناانصافی کاازالہ کرنے کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی یہ مسلمہ رائے ہے کہ بلوچستان کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کا ازالہ کرنے کا وقت آ گیا ہے اور بلوچ عوام کے حقوق کسی صورت پامال نہیں ہونے چاہئیں۔اس کے ساتھ ساتھ بلوچ رہنما نواب محمد اکبر خان بگٹی کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے تاکہ بلوچستان کے زخموں پر مرہم رکھا جاسکے۔ اس ایوان کی یہ بھی رائے ہے کہ بلوچ عوام کو قومی دھارے میں شامل کیا جائے کیونکہ ایسا کرنا وفاق پاکستان کی مضبوطی کے لئے بہت ضروری ہے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی یہ مسلمہ رائے ہے کہ بلوچستان کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کا ازالہ کرنے کا وقت آ گیا ہے اور بلوچ عوام کے حقوق کسی صورت پامال نہیں ہونے چاہئیں۔اس کے ساتھ ساتھ بلوچ رہنما نواب محمد اکبر خان بگٹی کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے تاکہ بلوچستان کے زخموں پر مرہم رکھا جاسکے۔ اس ایوان کی یہ بھی رائے ہے کہ بلوچ عوام کو قومی دھارے میں شامل کیا جائے کیونکہ ایسا کرنا وفاق پاکستان کی مضبوطی کے لئے بہت ضروری ہے۔"

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس قرارداد کی کسی نے مخالفت نہیں کی اور پنجاب کے عوام کی یہ خواہش بھی ہے اور اُن کی یہ رائے بھی ہے کہ بلوچستان میں محرومی اور ناانصافی کے جو احساسات پائے جاتے ہیں اُن کا ازالہ کرنے کے لئے موجودہ حکومت کو عملی اقدامات اُٹھانے چاہئیں اور ایسے انتظامات ہونے چاہئیں کہ بلوچستان کی صحیح لیڈرشپ کو آئندہ آنے والے الیکشن میں حصہ لینے کے لئے آمادہ کیا جائے تاکہ بلوچستان کے عوام کی صحیح نمائندگی ہو۔ بلوچستان میں آمریت اور سکیورٹی فورسز کے بلاجواز آپریشن کی وجہ سے یہ محرومیاں اور دوریاں پیدا ہوئی ہیں تو ان کے ازالے کے

لئے جمہوری حکومتوں کو آگے بڑھ کر وہاں کے لوگوں کے ان احساسات کا ازالہ کرنا چاہئے تاکہ وفاق مضبوط ہو اور بلوچستان کے عوام اس ملک کی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں بھی اس قرارداد کے حوالے سے کچھ معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں بھی اس قرارداد کے محرکین میں سے ہوں۔ یہ قرارداد وقت کے تقاضوں کے عین مطابق اور نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے جس کی نشاندہی یہاں پر موجود ساری سیاسی پارٹیوں نے کی ہے۔ بلوچستان کی اہمیت کو undermine کرنے کے لئے underground جو بھی کوششیں کی جاتی ہیں اس سے اُن کوششوں کی بھی نفی ہو گی۔ بلوچستان کی اہمیت سے ہر کوئی آگاہ ہے، ہر صوبہ اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے لیکن بلوچستان کی اہمیت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ پاکستان بننے کے وقت بلوچستان نے پاکستان کے ساتھ opt کیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی ایک اور بھی اہمیت ہے کہ اس کی قدر و منزلت کو اپنے سر پر رکھتے ہوئے fifties میں جناب فیروز خان نون کے وقت سٹیٹ بنک آف پاکستان میں public exchequer سے چاروں صوبوں کو جو ٹیکس دیا گیا تھا اُس کے پیسے ادا کرنے کے بعد مسقط سے گوادر خریدنے کے بعد صوبہ بلوچستان کے ساتھ منسلک کیا گیا تھا جس سے بلوچستان کی اہمیت کو پاکستان کے لوگوں نے اور بڑھایا ہے۔ تمام صوبے جس صوبہ کی اہمیت کو بڑھانے کے لئے اپنے تئیں دامے درمے سخنے کر چکے ہیں ہم اُس کو اور اُجاگر کرنا چاہتے ہیں اور بلوچستان کی سیاسی اہمیت کو کم کرنے کے لئے جو بھی کاوش کی جائے گی ہم اُس کی مخالفت کریں گے اور devolution کے حوالے سے اٹھارہویں سے لے کر بیسویں ترمیم تک جتنی بھی ترامیم آئی ہیں صحیح معنوں میں letter and spirit کے ساتھ devolution of powers ہونی چاہئے تاکہ بلوچستان کے عوام اپنی تقدیر اور اپنے mandate کا احترام کرتے ہوئے وہاں کے تمام expenditures and development plans صحیح معنوں میں اُن کے سپرد ہو جائیں اور میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان پر یہ پہلی قرارداد نہیں ہے۔ ہم قراردادیں پاس کرتے ہیں لیکن ہمیں عملی طور پر بھی دیکھنا چاہئے کل بھی ایک بیان آیا تھا کہ بلوچستان میں انڈیا، اسرائیل اور امریکہ involved ہیں۔ میری اس معزز ایوان کے سامنے ایک رائے ہے کہ قراردادوں سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ اگر آج آپ نے کچھ کرنا ہے تو اس پنجاب اسمبلی سے چند لوگوں کو بلوچستان کی جو لیڈرشپ باہر بیٹھی ہے ان سے بات کرنے کے لئے بھیجیں۔ ہم اپنے خرچے پر ان کے پاس جانے کو تیار ہیں۔ اب قراردادوں سے معاملہ نہیں بنا رات کو ٹیلیویژن پر جو باتیں

براہمداغ بگٹی نے کی ہیں وہ سب نے سنی ہیں۔ ہمارے لئے ایک انتہائی عجیب مقام آ چکا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر ہم واقعی بلوچستان کے ہمدرد ہیں تو ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ کو کوئی روک رہا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہم official capacity میں جانا چاہتے ہیں۔ آپ بات کو سمجھنے کے باوجود اس بات کو نہیں سمجھتے یہ زیادتی ہے۔ ہمیں official capacity میں جا کر ان سے بات کرنی چاہئے کہ ہم پنجاب کی طرف سے آئے ہیں آپ کے پنجاب سے جو شکوے ہیں وہ ہم سے کریں۔ یہ بلوچستان کے حوالے سے تیسری قرارداد ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان قراردادوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: نہیں، بہت فائدہ ہوگا۔ آپ دیکھیں تو صحیح فائدہ ہوگا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں پیپلز پارٹی کی طرف سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔۔۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ rules کی روشنی میں جب کوئی قرارداد یہاں House میں پیش ہوتی ہے۔ اگر وہ oppose ہو تو پھر محرک اس پر مزید بات کرتا ہے۔ اب کسی نے اس قرارداد کو oppose نہیں کیا اس لئے اس پر بات نہیں ہو سکتی یا پھر ہمیں بھی موقع دیں یا آخر میں چار چھ ممبران جو بات کرنا چاہتے ہیں انہیں موقع دیں۔

جناب سپیکر: آپ انہیں بولنے دیں وہ اس کو support کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! جس طرح یہاں پر بلوچستان کے مسائل کی نشاندہی ہوتی رہی ہے اور کی جا رہی ہے اس میں بہت سارے internal and external factors آتے ہیں۔ یہ اس ملک کی بدقسمتی رہی ہے کہ اس ملک میں پے در پے ڈکٹیٹرز آتے رہے ہیں اور یہ بڑا unfortunate ہے کہ جب کوئی ڈکٹیٹر مطلق العنان رات کے اندھیرے میں اقتدار پر قبضہ کر لیتا ہے تو اس کے ہرکارے اور خوش آمدی مجیب الرحمٰن شامی یہ بات ثابت کرنے پر تل جاتے ہیں کہ اگر یہ ڈکٹیٹر نہ رہا۔۔۔

(اذانِ عشاء)

جناب سپیکر: گوندل صاحب! wind up کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! بلوچستان کا issue بہت اہم ہے۔ اس پر ہمیں جلدی میں کوئی قرارداد پیش نہیں کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اسے پیش نہ کیا جائے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ ہر ڈکٹیٹر کے go bells ہوتے ہیں وہ چاہے ضیاء الحق ہو یا جنرل مشرف ہو وہ یہ بات ثابت کرنے پر تل جاتے ہیں کہ یہ ڈکٹیٹر نہ رہا تو یہ ملک کیسے رہے گا اور جب یہ ڈکٹیٹرز کسی جبڑا چوک یا لندن پہنچ جاتے ہیں تو پھر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہوتے ہوئے یہ ملک کیسے قائم رہا۔ مشرف کے دور میں بلوچستان میں بہت ظلم ڈھائے گئے ایک 81 سالہ شخص محمد اکبر خان بگٹی کو شہید کیا گیا جس کی طبعی عمر شاید چار پانچ سال رہ گئی تھی۔ بلوچستان میں جس طریقے سے مظالم ڈھائے گئے اس لحاظ سے میرا یہ مطالبہ ہے کہ یہ House قرارداد میں یہ بھی شامل کرے کہ Article 6 کے تحت مشرف کو لندن سے بلا کر اس پر مقدمہ چلایا جائے۔ وہ شخص بلوچستان کے اندر ہونے والی تمام خرابیوں کا ذمہ دار ہے جو اس وقت ملک سے بھاگ چکا ہے۔ وہ نہ صرف محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے قتل میں involved ہے بلکہ اکبر بگٹی کے قتل اور بلوچستان کے اندر پیدا شدہ حالات کا بھی ذمہ دار ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ historical چیزیں ہیں۔ ہم جب تک ان کی analogy draw نہیں کریں گے اور prospective develop نہیں کریں گے تو اس وقت تک آپ concrete proposals نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر! جس طرح مجیب الرحمٰن نے کہا تھا کہ ان کے ذرائع کو لوٹا گیا تھا اور ان کی پٹسن کی آمدن سے اسلام آباد بنا تھا تو اس کو یہ کہنا پڑا تھا کہ مجھے اسلام آباد کی سڑکوں سے پٹسن کی بو آتی ہے۔ آج کے ہمارے بلوچ بھائی بھی یہ کہنے میں کافی حد تک حق بجانب ہیں کہ ہماری گیس کوئٹہ میں تو 80 کی دہائی میں پہنچی لیکن پنجاب اور سندھ میں 60 کی دہائی میں پہنچ گئی تھی۔ ہم نے ان کو یہ ثابت کرنا ہے، پنجاب نے بڑا بھائی ہونے کے ناتے اور باقی صوبوں نے اپنے ذرائع سے مزید cut لگا کر development

prosperity and کے لحاظ سے بلوچستان کو پنجاب، سندھ اور سرحد کے level پر لانا ہے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہو گا کہ جب آپ اگلے بجٹ کے لئے وفاقی حکومت سے قرارداد کے ذریعے مطالبہ کریں کہ باقی تینوں صوبوں کے development کے منصوبوں کو freeze کر کے یا massive cut لگا کر تمام تر development بلوچستان کے اندر کی جائے۔

جناب سپیکر! کہنے کو بہت ساری چیزیں ہیں لیکن وقت کی کمی کے باعث اور آپ کے اضطراب کو دیکھتے ہوئے میں آپ سے اجازت چاہوں گا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی یہ مسلمہ رائے ہے کہ بلوچستان کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کا ازالہ کرنے کا وقت آ گیا ہے اور بلوچ عوام کے حقوق کسی صورت پامال نہیں ہونے چاہئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بلوچ رہنما نواب محمد اکبر خان بگٹی کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے تاکہ بلوچستان کے زخموں پر مرہم رکھا جا سکے۔ اس ایوان کی یہ بھی رائے ہے کہ بلوچ عوام کو قومی دھارے میں شامل کیا جائے کیونکہ ایسا کرنا وفاق پاکستان کی مضبوطی کے لئے بہت ضروری ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب قواعد کی معطلی کی ایک اور تحریک ہے۔ رانا ثناء اللہ خان، وزیر قانون پنجاب، راجہ ریاض احمد، قائد حزب اختلاف، چودھری ظہیر الدین خان، ایم پی اے اور مخدوم سید احمد محمود، ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان کے بارے میں امریکی کانگریس میں پیش کی جانے والی قرارداد کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان کے بارے میں

امریکی کانگریس میں پیش کی جانے والی قرارداد کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان کے بارے میں امریکی کانگریس میں پیش کی جانے والی قرارداد کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی مخالفت نہیں گئی ہے تو اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان کے بارے میں امریکی کانگریس میں پیش کی جانے والی قرارداد کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

امریکی کانگریس میں بلوچستان کے بارے میں پیش کی جانے والی قرارداد کی شدید مذمت

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان امریکی کانگریس میں بلوچستان کے بارے پیش کی جانے والی قرارداد کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ متفقہ رائے ہے کہ یہ پاکستان کی خود مختاری پر براہ راست حملہ اور ملکی سلامتی کے لئے چیلنج ہے جو کسی صورت بھی پاکستان کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ یہ ایوان اس قرارداد کو نہ صرف پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور پاکستان کی خود مختاری کے منافی تصور کرتا ہے بلکہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی صریحاً خلاف ورزی

بھی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس مذموم کوشش کی بھرپور مخالفت اور مذمت کی جائے اور اس معاملے کو عالمی فورم پر بھی اٹھایا جائے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کی جاسکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان امریکی کانگریس میں بلوچستان کے بارے پیش کی جانے والی قرارداد کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ متفقہ رائے ہے کہ یہ پاکستان کی خود مختاری پر براہ راست حملہ اور ملکی سلامتی کے لئے چیلنج ہے جو کسی صورت بھی پاکستان کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ یہ ایوان اس قرارداد کو نہ صرف پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور پاکستان کی خود مختاری کے منافی تصور کرتا ہے بلکہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی صریحاً خلاف ورزی بھی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس مذموم کوشش کی بھرپور مخالفت اور مذمت کی جائے اور اس معاملے کو عالمی فورم پر بھی اٹھایا جائے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کی جاسکے۔"

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا، الحاج محمد الیاس چنیوٹی، محترمہ ثمینہ خاور حیات نے بیک وقت اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر کہا کہ "ہم نے قرارداد جمع کروائی ہے لہذا ہمیں بھی بات کرنے کی اجازت دی جائے۔")

جناب سپیکر: تمام پارلیمانی لیڈر صاحبان نے اس قرارداد پر اتفاق کیا تھا جس کے بعد یہ قرارداد پیش ہوئی۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اگر انہیں بات نہیں کرنے دی جائے گی تو پھر کم از کم ان کے نام ہی شامل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں گزارش ہے کہ جن معزز ممبران نے اس حوالے سے قرارداد جمع کروائی ہے تو ان کے نام شامل کر لیں اور اگر وہ قرارداد کے پاس ہونے کے بعد بات کرنا چاہیں تو انہیں بات کرنے کا موقع بھی دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ان کے نام شامل کر لئے جائیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس حوالے سے سب سے پہلے میں نے قرارداد جمع کروائی تھی اور اس حوالے سے آئندہ بھی مہربانی کیا کریں۔

جناب سپیکر: ایسا کوئی rule نہیں ہے اور آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ سب کے نام لکھنے کے لئے کہہ دیا گیا ہے۔

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان امریکی کانگریس میں بلوچستان کے بارے پیش کی جانے والی قرارداد کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ متفقہ رائے ہے کہ یہ پاکستان کی خود مختاری پر براہ راست حملہ اور ملکی سلامتی کے لئے چیلنج ہے جو کسی صورت بھی پاکستان کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ یہ ایوان اس قرارداد کو نہ صرف پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور پاکستان کی خود مختاری کے منافی تصور کرتا ہے بلکہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی صریحاً خلاف ورزی بھی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس مذموم کوشش کی بھرپور مخالفت اور مذمت کی جائے اور اس معاملے کو عالمی فورم پر بھی اٹھایا جائے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کی جا سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب محترمہ شازیہ اشفاق مٹو صاحبہ مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون اندرون شہر لاہور مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شازیہ اشفاق مٹو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں

The Walled City of Lahore Bill 2011 (Bill No. 44 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔ شکریہ

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب مہر اشتیاق احمد صاحب مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

مہر اشتیاق احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں

The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2012 (Bill No. 2 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔اب شاہجہان احمد بھٹی صاحب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2004-05، محکمہ جنگلات برائے سال 2005-06 اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 2005-06 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب شاہجہان احمد بھٹی: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:-

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 05-2004 محکمہ جنگلات حکومت پنجاب برائے سال 06-2005 اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 06-2005 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 12-02-16 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 05-2004 محکمہ جنگلات حکومت پنجاب برائے سال 06-2005 اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 06-2005 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 12-02-16 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

چونکہ اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی تو اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 05-2004 محکمہ جنگلات حکومت پنجاب برائے سال 06-2005 اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 06-2005 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 12-02-16 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا صاحب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر I کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے آڈٹ پیرا برائے سال 07-2006 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے آڈٹ پیرا برائے سال 07-2006 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر۔1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 2012-02-18 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے آڈٹ پیرا برائے سال 07-2006 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر۔1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 2012-02-18 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

چونکہ اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی تو اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے آڈٹ پیرا برائے سال 07-2006 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر۔1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 2012-02-18 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: میاں محمد شفیق آرائیں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں محمد شفیق آرائیں: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 54 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔اب میاں محمد شفیق آرائیں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب مصدرہ 2011اور مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط وجوابدہی سرکاری ملازمین پنجاب مصدرہ 2011کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں محمد شفیق آرائیں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1- The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2011 (Bill No.47 of 2011)

2- The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2011 (Bill No.50 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔مارچ 2012تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1- The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2011 (Bill No.47 of 2011)

2- The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2011 (Bill No.50 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔مارچ 2012تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"1- The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2011 (Bill No.47 of 2011)

2- The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2011 (Bill No.50 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔مارچ 2012 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: محترمہ زوبیہ رباب ملک کی تحریک استحقاق ہے اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 197/11 محترمہ نگہت ناصر شیخ کی ہے اور یہ پڑھی جا چکی ہے۔ رانا صاحب! اس کی رپورٹ آ گئی ہے؟

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! یہاں پر جو تحاریک unanimously approve ہوئی ہیں ان پر ممبران نے بات کرنی ہے۔ اس بزنس سے پہلے اگر بات کر لی جائے تو بہتر ہے اور ابھی بزنس properly take up نہیں ہوا۔ اس کے تسلسل میں بات کرنی تھی اور یہی وہ stage تھی جس کے لئے میں نے انتہائی ادب سے استدعا کی تھی لیکن مجھے آپ کے جواب سے فوراً احساس ہو گیا تھا کہ صرف rules کو suspend کرنے کے لئے اسے پیش نہیں کیا تھا بلکہ آج سارے دن کے لئے rules suspend ہوں گے۔ میری گزارش یہ ہے کہ آج kindly تمام ممبران اس پر بات کریں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! پہلے یہ اپنے ممبران پورے کریں پھر بات کریں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے۔اب اجلاس مورخہ 27۔فروری 2012 بروز سوموار سہ پہر 3 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔